

چالیس صحاہیہ کرام سے چالیس علما کی منقول چالیس احادیث

فضائل حضرت علی علیہ السلام

اور دلچسپ حکایات

مصنف

شیخ الاقام منتخب الدین

علی ابن عبد اللہ ابن بارویہ الزاری

والد شیخ حنفی

مترجم

سید محمد سعد اصغر نقوی

(جامع علمیہ کراچی)

ناشر

اکبر حسین جیوانی مدرسہ کراچی

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون، ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

من جانب۔



سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان



۷۸۶

۹۲-۱۱۰

یا صاحب الْوَمَانِ اور کشمیر



لپک یا حسین

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوان

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

<http://fb.com/ranajabirabbas>

NOT FOR COMMERCIAL USE

60

چالیس صحابہ کرامؐ سے چالیس علماء کی منقول چالیس احادیث

فضائل حضرت علی علیہ السلام

اور دلچسپ حکایات

مُصَنْف

شیخ الاقْدَمِ مُنْتَخِبُ الدِّينِ

علیٰ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَالْوَیْرِ الزَّارِی

والدِ شیخ صَدَوق

مترجم

سید محمد اصغر نقوی

(جامعہ طمییہ - کراچی)

ناشر

اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب:	چهل حدیث فضائل حضرت علی <small>صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمۃ</small> اور دلچسپ حکایات
مؤلف:	الشیعہ الاقدم منتخب الدین علی ابن عبد اللہ ابن بابویہ الزاری
مترجم:	سید محمد اصغر نقوی
اردو تصحیح:	محمد حسین حر
کپیز نگ:	فائدہ گرانگری - جامعہ علمیہ ڈیفس کراچی - 0345-2401125
ناشر:	اکبر حسین جیوانی ٹرست کراچی
تعداد:	1000

ملنے کا پتہ

رحمت اللہ کیک ایجنسی

کاغذی بازار بالمقابل بردا امام بارگاہ میٹھادر کراچی ۷۳۰۰۰

فون نمبر: 2440803، 2431577

فہرست

احادیث

پہلی حدیث	راوی حضرت ابو بکر
16	دوسری حدیث
17	راوی حضرت عمر
19	تیسرا حدیث
19	راوی حضرت عثمان
19	چوتھی حدیث
21	پانچویں حدیث
21	راوی سعد ابن ابی و قاص اور ام سلمہ
25	پھٹھی حدیث
27	ساتویں حدیث
27	راوی حضرت عبد اللہ بن مسعود
29	آٹھویں حدیث
29	راوی حضرت امین عباس
33	نویں حدیث
33	راوی حضرت امام حسن بن علیؑ

- 4 دسویں حدیث راوی حضرت امام حسین بن علیؑ
- 37 گیارہویں حدیث راوی حضرت فاطمۃ الکبری بنت الحسینؑ
- 38 بارہویں حدیث راوی حضرت سلمان فارسیؑ
- 39 تیرہویں حدیث راوی حضرت ابوذرؓ
- 40 چودھویں حدیث راوی حضرت عمر بن یاسرؓ
- 41 پندرہویں حدیث راوی حضرت جابرؓ
- 42 سولہویں حدیث راوی عمران ابن حسینؓ
- 43 سترہویں حدیث راوی ابو موسی الاشعريؓ
- 44 اٹھارہویں حدیث راوی ابو ہریرہؓ
- 45 انیسیویں حدیث راوی معاذ بن جبلؓ
- 46 بیسیویں حدیث راوی انس بن مالکؓ
- 46 اکیسیویں حدیث راوی ابو امامہ البانیؓ
- 53 بائیسیویں حدیث راوی ابو طیلی الانصاریؓ
- 55 تینیسیویں حدیث راوی ابو سعید الخذریؓ
- 56 چونیسیویں حدیث راوی مغفل بن یمارؓ
- 58 پچیسیویں حدیث راوی حذیفہ بن الیمانؓ
- 59 چھپیسیویں حدیث راوی کعب بن مجراةؓ
- 60 ستائیسیویں حدیث راوی سلمہ بن الکوعؓ
- 61 اٹھائیسیویں حدیث راوی انس بن مالکؓ
- 63

چیل خدیث فضائل حضرت علیؓ اور لمحات حکایات

5

64	اشیویں حدیث	راوی اسعد بن زرارہ
65	تیسویں حدیث	راوی حضرت ابوالیوب الانصاریؓ
68	اکٹیسویں حدیث	راوی ثوبان
70	پنیسویں حدیث	راوی معاوہ بن حیدر
71	سینتیسویں حدیث	راوی ابو میلی الفقاری
72	چوتیسویں حدیث	راوی ابو الحمراء
73	پنیتیسویں حدیث	راوی البراء بن عازب
74	چھتیسویں حدیث	راوی الصلصال بن الدلهنس
75	سینتیسویں حدیث	راوی عمر بن شاس
76	اڑتیسویں حدیث	راوی سہل بن ابی خشمہ
77	انتالیسویں حدیث	راوی عبد اللہ بن عمر
78	چالیسویں حدیث	راوی حضرت ام سلمہؓ

حکایات حیدر آباد، سندھ، پاکستان

80	پہلی حکایت
83	دوسری حکایت
84	تیسرا حکایت

- 86 چھٹی حکایت
87 پانچویں حکایت
89 چھٹی حکایت
92 ساتویں حکایت
93 آٹھویں حکایت
93 نویں حکایت
94 دسویں حکایت
101 گیارہویں حکایت
105 بارہویں حکایت
106 چیرہویں حکایت
109 چودھویں حکایت

jabir.abbas@yahoo.com

چهل حدیث فضائل حضرت علیؓ اور دوچھپ حکایات

چهل حدیث

jabir.abbas@yahoo.com

الحدیث الاول (۱)

عَنْ زَيْدِ بْنِ يَثِيُّرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَ الصَّدِيقِ يَقُولُ :
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقْدُ خَيْمَةً خَيْمَةً وَ هُوَ مُتَنَكِّيٌ عَلَى
قَوْسِ عَرَبِيَّةِ، وَ فِي الْخَيْمَةِ عَلَىٰ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ
أَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَ أَهْلَ الْخَيْمَةِ، حَرَبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ، فَلَيْ
لِمَنْ وَالَّهُمْ، لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا سَعِينَ الْجَدِ، طَلِيبُ الْمُوْلَدِ، وَ لَا
يُغْضِبُهُمْ إِلَّا شَقِّيُ الْجَدِ رَدِيُ الْوَلَادَةِ :
فَقَالَ رَجُلٌ : يَا زَيْدُ أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ هَذَا؟
قَالَ : إِنِّي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ .

زید ابن شیخ کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر صدیق سے سناؤہ کھدرا ہے تھک کہ میں نے
رسول خدا ﷺ کو دیکھا کہ ایک خیمه لگا ہوا ہے اور حضرت ایک عربی کمان سے ٹیک لگائے
کھڑے ہیں اور اس خیمد میں فاطمہ، علی، حسن، حسین علیہم السلام ہیں۔ حضرت فرماتے ہیں:

میری ان سے صلح ہے جن کی اس خیمد میں بیٹھنے والوں سے صلح ہے،
 میری اُس سے جنگ ہے جس سے اس خیمد والوں کی جنگ ہے،
 میں ان کا دوست ہوں جو ان کا دوست ہے
 ان کے ساتھ وہی محبت رکھے گا جس کا جد سعادت مند ہو گا اور جلال زادہ ہو گا۔
 اور ان سے وہی بغضہ رکھے گا جس کا جد شقی ہو گا اور حرام زادہ ہو گا۔
 اس مرد نے کہا: اے زید! کیا تو نے ابو بکر سے یہ بات سنی ہے؟
 زید نے کہا: ہاں! کعبہ کے رب کی قسم۔ (۱)

الحدیث الثانی (۲)

عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ . قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَابِ وَعِنْدَهُ جَمِيعَةً فَتَدَأَّكَرُوا السَّابِقِينَ إِلَى الْإِسْلَامِ يَقُولُ : أَمَا عَلَىٰ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : فِيهِ ثَلَاثٌ خَصَالٌ ، لَوَدَدْتُ أَنَّ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ ، وَكَانَتْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ .

(۱) فرائد السمعتين ج ۲ ص ۳۹ حدیث نمبر ۳۷

چیل حدیث فضائل حضرت علیؓ اور دوچیپ حکایات

وَكُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَأَبُو عَبِيْدَةَ وَجَمَاعَةً مِنَ الصَّحَابَةِ، إِذْ
صَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى مُنْكَبِ عَلَيِّ التَّقِيَّةِ فَقَالَ :
يَا عَلَيٌّ أَنْتَ أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا، وَأَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ
إِسْلَامًا، وَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى .

ابن عباس سے مردی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے عمر ابن خطاب سے سنا کہ جب
اس کے پاس لوگوں کی ایک جماعت تھی۔ انہوں نے اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں کا ذکر
کیا تو عمر ابن خطاب نے کہا:

علی ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں میں نے رسول خدا علیہ السلام سے سنا کہ علیؓ میں
تین خوبیاں ہیں اگر ان میں ایک بھی مجھ میں ہوتی تو میرے لئے ان تمام چیزوں سے محبوب تھیں
جن پر سورج طلوع کرتا ہے۔

(پھر کہا کہ) میں اور ابو بکر اور ابو عبیدہ اور اصحاب میں ایک جماعت تھی کہ پیغمبر علیہ السلام

نے علیؓ کے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا:

اَعْلَى! قم ایمان کے لحاظ سے تمام مومنین سے پہلے ہو،
اسلام میں تمام مسلمانوں کے اسلام لانے والوں سے پہلے ہو
اور تمہارا مقام میرے نزدیک وہی ہے جو ہارون کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔ (۱)

الحدیث الثالث (۳)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مَقْلَعَ عَلَيٍّ وَفَاطِمَةَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمَثَلِ سَفِينَةٍ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَرَكَهَا غَرَقَ .

عثمان ابن عفان نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
علیؓ اور فاطمہؓ کی مثال اس امت کیلئے سفینہ نوح کی ہے جو سوار ہوا نجات پا گیا
اور جس نے ان سے روگردانی کی وہ غرق ہو گیا۔ (۱)

الحدیث الرابع (۴)

عَنْ عَلِيِّ الْمُكْتَلَلِ قَالَ : إِنْطَلَقْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْنَا الْكَعْبَةَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْلِسْ لِيْ . فَصَعَدَ عَلَى مَنْكِبِيْ . فَذَهَبَتْ أَنْهَضْ بِهِ فَرَأَى ضَعْفِيْ فَنَزَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ لِيْ وَقَالَ : اصْعَدْ عَلَى مَنْكِبِيْ فَصَعَدْتُ فَنَهَضْ بِيْ وَإِنَّهُ قَدْ

(۱) کشف الفمه ص ۲۶۶ مناقب خوارزمی ص ۱۹

تَخَيَّلْ لِي إِنِّي لَوْ شِئْتُ لَنِلْتُ أَفْقَ السَّمَاءِ حَتَّى صَعَدْتُ عَلَى الْبَيْتِ .
 وَ عَلَيْهِ تِمْثَالٌ صُفَرٌ أَوْ نُحَاسٌ فَجَعَلْتُ أَزِيلُهُ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ
 شِمَالِهِ . وَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ حَتَّى إِذَا إِسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ . قَالَ
 لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِقْدِفْهُ فَقَدْ فَتَّهُ فَتَكَسَّرَ كَمَا تَنَكَسَرُ
 الْقَوَارِيرُ . فَنَزَلَتْ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَبِقُ حَتَّى
 تَوَارِيْنَا بِالْبَيْوِتِ خَشِيَّةً أَنْ يَلْقَانَا أَخْدُ مِنْهُمْ .

حضرت علی ﷺ افرماتے ہیں (فتح مکہ کے دن) میں اور رسول خدا ﷺ چلے یہاں تک کہ کعبہ کے پاس پہنچے رسول خدا ﷺ نے مجھ سے فرمایا: یعنیو!
 پیغمبر میرے کندھے پر سوار ہوئے میں اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا جب پیغمبر نے میرے ضفف کو دیکھا تو پیچے اترے اور خود زمین پر بیٹھ گئے اور مجھے حکم دیا: میرے کندھے پر سوار ہو جاؤ۔ پس میں سوار ہوا حضرت کھڑے ہوئے مجھے یوں لگ رہا تھا کہ اگر چاہوں تو آسمان کو ہاتھ لگا سکتا ہوں میں کعبہ کے اندر اونچائی پر رکھتا نہیں یا بیٹھ کے ہتوں کو پیغمبر کے دائیں، باکیں اور آگے، پیچے سے گرا رہا تھا حتیٰ کہ جب میرا تھا ان تمام تک پیچ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ان کو زمین پر پھینک دو، میں نے پھینکا تو وہ یوں ٹوٹنے لگے جیسے شیشہ ٹوٹا ہے۔ (۱)

الحدیث الخامس (۵)

عَبْيُدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكَنْدِيُّ حَلِيفُ لِبْنِي أُمَّيَّةٍ مِّنْ أَهْلِ
الْمَدِينَةِ قَالَ : حَمَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانٍ فَاتَّى ، مَجْلِسٌ فِي حَلْقَةٍ
فَجَلَسَ [بَيْنَ] عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ خَطَابٍ
فَصَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخْذِ ابْنِ عَبَّاسٍ ثُمَّ قَالَ : أَنَا كُنْتُ أَحَقُّ وَأَوْلَى
بِالْأَمْرِ مِنْ ابْنِ عَمِّكَ .

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَلِمَ ؟

قَالَ : لِأَنِّي ابْنُ عَمِّ الْخَلِيلِيَّةِ الْمَظْلُومِ الْمَقْتُولِ ظُلْمًا .
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - وَصَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخْذِ ابْنِ عُمَرَ - : هَذَا
إِذَا أُولَى بِالْأَمْرِ مِنْكَ ، لِأَنَّ أَبَا هَذَا قُتِلَ قَبْلَ ابْنِ عَمِّكَ .

قَالَ : فَأَنْصَاعَ ، أَوْ كَلَمَةً نَحْوَ هَذَا .

ثُمَّ إِنَّ مُعَاوِيَةَ أُقْتِلَ عَلَى سَعْدٍ ابْنِ أَبِي وَقَاصٍ وَ كَانَ
خَاضِرًا أَيْضًا فَقَالَ : وَأَنْتَ يَا سَعْدَ الْزِيَّ لَمْ تَعْرِفْ حَقَّنَا مِنْ

بِحَلْ حَدِيثِ فَضَالِ حَرَبٌ عَلَيْهِ أَوْ رَجَبٌ بِحَكَايَاتِ

بَاطِلٍ غَيْرِنَا، فَتَكُونُ مَعَنَا أَوْ عَلَيْنَا؟

قَالَ سَعْدٌ : إِنِّي لَمَّا رَأَيْتُ الظُّلْمَةَ قُدْ عَشِيتِ الْأَرْضَ

قُلْتُ : هَيَّهْ فَأَنْخَتْهُ حَتَّى إِذَا أَسْفَرْتُ مَضَيْتَ .

قَالَ مُعَاوِيَةً : وَاللَّهِ لَقَدْ قَرَأَتِ الْمَصْحَفَ أَوْ مَا يَبْيَنْ

الْدَّفَتِينَ - مَا وَجَدْتُ [فِيهِ] هَيَّهْ .

فَقَالَ سَعْدٌ : أَمَّا إِذَا تَبَيَّنَتْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ لِعَلَيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْعَلَيْهِ : أَنْتَ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَكَ .

قَالَ مُعَاوِيَةً : يَا سَعْدُ لَتَحْيِيَنِي بِعِنْ سَمِعَةِ مَعَكَ، أَوْ لَا فَعَلَنَّ

بِكَ كَذَارَ وَ كَذَا .

قَالَ : أُمْ سَلَمَةُ .

فَقَالَ : فَقَامَ، وَقَامُوا مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ : فَبَدَا مُعَاوِيَةُ فَتَكَلَّمَ، فَقَالَ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ

الْكُثُنَةَ قُدْ كَفَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (بَعْدَهُ) فَلَا يَزَالُ قَائِلٌ يَقُولُ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا لَمْ يَقُلْ، وَإِنَّ سَعْدًا الآنَ رَوَى حَدِيثًا زَعَمَ

أَنَّكِ سَمِعْتِي مَعَهُ .

قالَتْ : مَا هُوَ؟

قَالَ : زَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ : أَنْتَ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَكَ .

قَالَتْ : صَدَقَ، فِي بَيْتِيْ قَالَهُ .

فَاقْبَلَ مُعَاوِيَةً عَلَى سَعْدٍ وَقَالَ : أَلَانَ أَنْتَ أَكْرَمُ عَلَى مِمَّا كُنْتَ .

وَاللَّهِ لَوْ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زِلتُ خَادِمًا لِعَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَتَّى أَمُوتُ .

عبدالله بن عبد الله کندی سے مردی ہے کہ معاویہ ابن ابی سفیان نے ایک سال حج کیا تو ایک محفل میں آیا جہاں عبد اللہ ابن عباس اور عبد اللہ ابن عمر بیٹھے تھے پس معاویہ نے عبد اللہ ابن عباس کی ران پر ہاتھ مارا اور کہا: میں تیرے پچاکے کے بیٹے (علی ابن ابی طالب) سے زیادہ خلافت کا حق دار ہوں۔

ابن عباس نے پوچھا: وہ کیسے؟

معاویہ نے کہا: کیونکہ میں مقتول خلیفہ کا پچازادہ ہوں جس کو ظلم سے قتل کیا گیا۔

ابن عباس نے عبد اللہ ابن عمر کی ران پر ہاتھ مار کر کہا: یہ تھھ سے زیادہ حق دار ہے کیونکہ اس کا باپ تیرے پچازادے سے پہلے قتل ہوا۔

معاویہ نے کہا: وہ جلدی گز گیا یا اسی طرح کا جملہ معاویہ نے کہا۔

پھر معاویہ سعد ابن ابی وقار کی طرف متوجہ ہوا جو وہاں حاضر تھا معاویہ نے کہا: ابے سعد تو نے ہمارے حق کو ہمارے باطل سے نہ پہچانا تو ہمارے ساتھ ہے یا ہمارے خلاف ہے؟ سعد نے کہا: جب میں نے دیکھا کہ اندر ہرے نے ساری زمین کو ڈھانپ لیا ہے تو میں نے اپنی سواری کو آہستہ کیا اور اسے بٹھایا جب سفیدی غودار ہوئی تو میں روانہ ہو گیا (یعنی گراہی کا اندر ہیرا یعنی مطلب یہ ہے کہ جب میں نے دیکھا کہ حق اور باطل میں تمیز نہیں ہو رہی تھی تو میں ایک طرف پیٹھ گیا کسی کا ساتھ نہ دیا جب دن ہوا (یعنی حق و باطل واضح ہو گیا تو میں حق کے ساتھ ہو گیا)۔

معاویہ نے کہا: خدا کی قسم تحقیق تو نے قرآن پڑھا ہے یا جو کچھ دو جلدوں کے درمیان ہے کیا تو نے اس میں لفظ ”ھیہ“، یعنی مست رفتاری آہستہ کرنا پڑھا ہے؟ سعد نے کہا: بہر حال جب میں متتبہ ہوا (یا تو متتبہ ہو) تحقیق میں نے رسول خدا علیہ السلام سے سنا ہے کہ ہمیشہ علی کو کہتے تھے تو حق کے ساتھ ہے اور حق تیرے ساتھ ہے۔ معاویہ نے کہا: تو کوئی گواہ لے آجس نے تیرے ساتھ یہ حدیث سنی ہو ورنہ میں تھے سخت سزا دوں گا۔

سعد نے کہا: ام سلمی (میری اس بات کی گواہ ہے) پس راوی کہتا ہے کہ معاویہ اور باقی تمام لوگ اُٹھ کرام سلمی کے گھر آئے، معاویہ نے پہلے بول کر کہا: اے ام المؤمنین! پیغمبر کے بعد حضرت پر بہت جھوٹ بولا جانے لگا ہے ہمیشہ کہنے والا کہتا ہے کہ رسول خدا علیہ السلام نے فرمایا: حالانکہ رسول خدا علیہ السلام نے نہیں فرمایا۔ ابھی سعد نے ایک حدیث نقش کی ہے اور سعد کا مگان یہ ہے کہ تم نے بھی سعد کے ساتھ یہ حدیث سنی ہے۔

ام سلمی نے پوچھا: وہ کونی حدیث ہے؟

معاویہ نے کہا: سعد کا گمان ہے کہ پیغمبر نے علی سے فرمایا کہ توفیق کے ساتھ ہے اور حق تیرے ساتھ ہے۔

ام سلمی نے کہا: اس نے بھی کہا ہے پیغمبر نے میرے گھر میں یہ حدیث فرمائی تھی۔
معاویہ نے سعد کی طرف دیکھ کر کہا: اب تو پہلے سے زیادہ میرے نزدیک کرم ہو گیا ہے
پھر معاویہ نے کہا: اگر یہ حدیث میں نے خود پیغمبر سے سنی ہوتی تو میں ساری زندگی کی
خدمت کرتا رہتا۔

الحدیث السادس (۶)

عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ؛ قَالَ :

لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ طَعَّالِيَّةَ مَكَّةَ اِنْصَرَفَ إِلَى الْعَطَافِ،
فَحَاصَرُوهُمْ سَيْعَ عَشَرَةَ، أَوْ ثَيَانِي عَشَرَةَ، فَلَمْ يُفْتَحُهَا، ثُمَّ أَوْغَلَ
عَدْوَةَ، أَوْ رَوْحَةَ، ثُمَّ نَزَلَ فَهْجَرَ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنِّي لِكُمْ
فَرَطٌ وَأُوصِيُّكُمْ بِعَتْرَتِي خَيْرًا، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْخَوْضُ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَقِيمَ الصَّلَاةَ، وَلَتُؤْتُنَ الزَّكَاةَ، أَوْ لَا بَعْثَنَ إِلَيْكُمْ
رَجُلًا مِنِّي، أَوْ كَنْفُسِي فَلَيُضْرِبَنَ أَعْنَاقَ مُقَاتِلِيْكُمْ، وَلَيُسْبِّبَنَ

ذرارِ یُکمْ :

قالَ : فَرَأَى النَّاسُ أَبَا بَشَرٍ وَعُمَرَ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ السَّيِّدَةَ
فَقَالَ : هُوَ هُذَا .

قالَ : فَقُلْتُ : مَا حَمَلَ عَبْدَ الرَّحْمَانَ بْنَ عَوْفٍ عَلَى مَا

فَعَلَ؟

قالَ : مَنْ ذَاكَ أَعْجَبُ .

عبد الرحمن بن عوف نے کہا جب رسول خدا ﷺ نے مکہ فتح کیا تو طائف کی طرف آئے سترہ یا اٹھارہ دن تک طائف کا محاصرہ کیا لیکن فتح نہ کیا ایک صبح یا ایک رات شہر کے اندر رہے پھر اترے اور ان سے اعراض کیا فرمایا:

لوگو! میں تم سے پہلے دنیا سے جانے والا ہوں اور میں اپنی عترت کے بارے میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور تمہاری وعدہ گاہ حوض کوڑہ ہے اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لازماً نماز قائم کرنا، لازماً رکوڑہ ادا کرنا و رشد میں تمہاری طرف ایک ایسا مرد بھیجوں گا جو مجھ سے ہو گا یا میرے نفس یعنی میری بان کی طرح ہو گا، وہ تمہارے جنگ کرنے والوں کی گرد نہیں کائی گا، تمہاری اولادوں کو قیدی بنائے گا۔

لوگوں نے ابو بکر اور عمر کی طرف دیکھا، پس پیغمبر ﷺ نے علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

وہ مرد یہ ہے۔

ایک شخص کہتا ہے پھر عبد الرحمن بن عوف کو کسی چیز نے اس کام پر وارد کیا جو کام عبد

الرحمن نے انجام دیا؟

جواب مل: (تمہیں اس پر توجہ ہے) اس سے زیادہ عجیب کام بھی ہیں۔ (۱)

الحدیث السابع (۷)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلَةً
الْجُنُّ، فَتَنَفَّسَ، فَقُلْتُ: مَا شَأْنِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟
قَالَ: نَعِيتُ إِلَى نَفْسِي، فَعَادَ لِمِثْلِهِ.
قَالَ فَقُلْتُ: فَاسْتَخِلْفُ.
قَالَ: مَنْ؟
قُلْتُ: أَبَا بَكْرٍ. فَسَكَّتْ سَاعَةً، ثُمَّ عَادَ لِمِثْلِ قَوْلِهِ.
قُلْتُ: فَاسْتَخِلْفُ.
قَالَ: مَنْ؟
قُلْتُ: عُمَرٌ. فَسَكَّتْ سَاعَةً، ثُمَّ عَادَ لِمِثْلِ قَوْلِهِ.

(امالی طوسی ص ۳۲۱ مستدرک حاکم ج ۲ ص ۱۲۰)

قُلْتُ : فَاسْتَخِلْفُ .

قَالَ : مَنْ ؟

قُلْتُ : عَلَيْاً .

قَالَ : أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ أَطَاعُوهُ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ
أَجْمَعُونَ أَكْتَعُونَ . (رُوِيَ مِثْلِهِ بِالْخِتْلَافِ إِبْنُ شَادَانُ فِي النَّقْبَةِ
الْعَاشِرَةِ مِنَ الْمِائَةِ مِنْ قِبَلِهِ ص ٢٩)

عبدالله ابن مسعود کہتے ہیں کہ جس رات پیغمبر کی جنات سے جنگ ہوئی تو حضور نے
ایک آہ بھری میں نے عرض کی: یا رسول اللہ تعالیٰ! آپ کو کیا ہوا (یا آہ کیوں بھری)؟
(آپ نے) فرمایا: میں اس دنیا سے کوچ کرنے والا ہوں۔ پھر دوبارہ اسی حملے کو
دھرا یا۔

ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: کسی کو خلیفہ بناجائیں۔

حضرت نے فرمایا: کس کو؟

میں نے کہا: ابو بکر کو؟

حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر پہلے والا جملہ دھرا یا (یعنی میں اس دنیا سے کوچ
کرنے والا ہوں)۔

میں نے عرض کیا: خلیفہ بناجائیں۔

حضور نے فرمایا: کس کو؟

میں نے کہا: عمر کو۔

پھر حضور پکھ دیر خاموش رہے پھر وہی پہلے والا جملہ دہرایا (یعنی میں اس دنیا سے کوچ کرنے والا ہوں)۔

میں نے عرض کیا: کسی کو اپنا خلیفہ بن جائیں۔

حضرت نے فرمایا: کس کو؟

میں نے کہا: علیؓ کو

حضرت نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر لوگ علیؓ کی اطاعت کریں گے تو یقیناً سب کے سب جنت میں جائیں گے۔ (۱)

الحدیث الثامن (۸)

عَنْ أَبْنِ عَيَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ أَبِي طَالِبٍ الْعَلِيِّ بُكْرَةً وَ كَانَ يُحِبُّ أَنْ لَا يُسْبِقَ إِلَيْهِ أَحَدٌ فِإِذَا النَّبِيُّ -عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَائِمًا فِي صَحْنِ الدَّارِ وَ رَأَسُهُ فِي حِجْرِ دَحْيَةِ بْنِ خَلِيفَةِ الْكَلْبِيِّ، فَقَالَ:

(۱) مأة منقبت ص ۲۹

السلام عليكَ، كيف أصبحَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم؟

فَقَالَ دِحْيَةُ: بِخَيْرٍ يَا أَخَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم:

قَالَ: جَزَاكَ اللَّهُ عَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ خَيْرًا.

قَالَ لَهُ دِحْيَةُ: إِنِّي أَحِبُّكَ وَإِنَّ لَكَ عِنْدِي مَدِيْحَةٌ أَهْدِيْهَا إِلَيْكَ أَنْتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَقَائِدُ الْغُرُّ الْمُحَجَّلِينَ، وَسَيِّدُ وَلِدِ آدَمَ بَعْدَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُرْفَعُ أَنْتَ وَشَيْعَتُكَ مَعَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم وَحْزِيْرَةَ فِي الْجَنَانِ.

قُدْ أَفْلَحَ مَنْ تَوَلَّكَ وَخَابَ وَخَسِرَ مَنْ عَادَكَ، يُحْبِبُ مُحَمَّدًا أَحْبَبُوكَ، وَيُبَغْضُهُ أَبْغَضُوكَ، لَا تَنْأَاهُمْ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم، أَدْنُ مِنْ صَفْوَةِ اللَّهِ أَبْنِي عَمِّكَ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِهِ.

شَهَّ أَخْذَنَ بِرَأْسِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ.

فَأَنْتَبَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: مَا هَذِهِ الْهَمَّةُ؟ فَأَخْبَرَهُ

الْجَدِيدِ.

فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ بِدِحْيَةِ، كَانَ جِبْرِيلُ اللَّهُ عَزَّلَهُ سَمَاءَ بِأَسْمَاءِ سَمَاءَ اللَّهِ بِهَا وَهُوَ الَّذِي أَقْرَى مَوْتَكَ فِي صُدُورِ

الْمُؤْمِنِينَ، وَ رَحْبَتَكَ فِي صُدُورِ الْكَافِرِينَ، مِصْدَاقَهُ قَوْلُهُ تَعَالَى :
”إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّلِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا“ (١)

ابن عباس نے کہا کہ رسول خدا ﷺ بیمار تھے حضرت علیؓ صحیح سوریے حضور کی خدمت میں پہنچے (شاید) حضرت علیؓ چاہتے تھے کوئی اور مجھ سے پہلے نہ پہنچے حضور اکرم صحن میں سوئے ہوئے تھے اور حضور کا سر مبارک و حیرہ ابن خلیفہ بلبی کی گود میں تھا تو حضرت علیؓ نے فرمایا: السلام علیک پتیغیر کا کیا حال ہے؟

دیہ نے کہا: اے اللہ کے رسول کے بھائی حضور خیریت سے ہیں۔

تو مولانے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہم اہل بیت کی طرف سے تمہیں جزاۓ خیر دے۔

دیہ نے حضرت علیؓ سے کہا: مجھے آپ سے محبت ہے اور میرے پاس آپ کے لئے

ایک مدح ہے جو آپ کو پڑی یہ کرتا ہوں،

اے امیر المؤمنین اور سفید چہرے والوں کے قائد،

سید المرسلین ﷺ کے بعد اولاد آدم کے سردار،

قیامت کے دن آپ کو اور آپ کے شیعوں کو محمد ﷺ اور ان کے گروہ کے ساتھ سجا کر

جنت میں لے جایا جائے گا،

وہ شخص کامیاب ہوا جو تم سے محبت ولایت رکھے،

وہ خسارے میں رہا جو تم سے دشمنی کرے۔

(۱) سورہ مریم آیت ۹۶

محمد ﷺ کی محبت کی وجہ سے تم سے محبت کرتے ہیں،

جو پیغمبرؐ کے بغرض کی وجہ سے تجھ سے بغرض کرتے ہیں ان کو محمد ﷺ کی شفاقت نصیب نہ ہوگی،

اے اللہ کے چنے ہوئے! اپنے بچپن اس کے قریب آ جائیں آپ حضورؐ کے زیادہ حق دار

ہیں۔

پھر دحیرہ نے حضورؐ کا سر مبارک اٹھا کر حضرت علیؓ کی گود میں رکھ دیا۔

حضرت علیؓ نے تو حضورؐ نے پوچھا: یہ کیا آوازیں آ رہی ہیں؟

حضرت علیؓ نے ساری بات سنادی۔

حضرت علیؓ نے فرمایا: یہ دحیرہ نہیں تھا جبرائیلؐ تھا جس نے تمہارے وہ نام لئے جو خدا نے رکھے ہیں اسی خدا نے آپ کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالی ہے اور غیروں کے دلوں میں تیرا خوف ڈالا ہے اس کا مصدق خدا کا یہ قول ہے:

”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے خدا نے جن ان کی محبت دلوں میں

ڈال دے گا۔“ (۱)

الحدیث التاسع (۹)

عَنْ أَبِيهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلَيٍّ بْنِ أَبِيهِ طَالِبِ الطَّقْشَانِ قَالَ :
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَقِيمَةِ الْفَرْقَادِ إِذْ مَرَّ بِهِ جَعْفَرُ بْنُ
أَبِيهِ طَالِبٍ، دُوَالْجَنَاحِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلِّ جَنَاحَ أَخِيكَ .
ثُمَّ تَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى لَهُ خَلْفَهُ، فَلَمَّا إِنْفَتَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاةِ هَذِهِ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا .
ثُمَّ قَالَ : يَا جَعْفَرُ هَذَا جِبْرِيلٌ يُخْبِرُنِي عَنِ الدَّيَانِ عَزَّ
وَجَلَّ أَنَّهُ قَدْ جَعَلَ لَكَ جَنَاحِينَ مَنْسُوجِينَ فِي الْجَنَانِ، وَيُسِيرُكَ
رَبِّكَ يَوْمَ الْخِيْمِيسِ . قَالَ :
فَقَالَ عَلَيٌّ : فِدَاكَ أَبِي وَأَمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
الْجَعْفَرُ أَخِي، فَمَا لِي عِنْدَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ؟
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَعْثَ بَعْثَ يَا عَلَيٌّ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَلْقًا
يَسْتَغْفِرُونَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ .
قَالَ : فَقَالَ عَلَيٌّ الطَّقْشَانِ : يَا أَبِي أَنْتَ وَأَمِّي يَا رَسُولَ

چل حدیث فضائل حضرت علیہ السلام اور پیغمبر ﷺ کی ایات

اللَّهُ طَعْنَاهُمْ وَ مَا ذَلِكَ الْخَلْقُ؟

قالَ : الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ يَقُولُونَ : "رَبَّنَا أَغْفِرْ لَنَا وَ لِأَخْوَانَنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالإِيمَانِ" ، (سورة حشر ۱۰) فَهَلْ سَبَقْكُ أَحَدٌ بِالإِيمَانِ؟

يَا عَلَىٰ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْتَدَرَتْ إِلَيْكَ إِثْنَا عَشَرَ الفَ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَيُخْتَطِفُونَكَ إِخْتِطَافًا حَتَّىٰ تَقُومَ بَيْنَ يَدَيِ رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ ، فَيَقُولُ الرَّبُّ جَلَّ جَدَّلُهُ : سَلْ يَا عَلَىٰ [فَقَدْ] الْبَتْ عَلَى نَفْسِي أَنْ أَقْضِيَ لَكَ الْيَوْمَ الْفَ حَاجَةً .

قَالَ : فَأَبَدِأْ بِذِرِّيَّتِيْ وَ أَهْلِ بَيْتِيْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُمْ لَا يَحْتَاجُونَ إِلَيْكَ يَوْمَئِذٍ ، وَ لَكُنْ أَبَدِأْ بِمُحِبِّيْكَ ، أَوْ أَحِبَّائِكَ ، وَ أَشْيَاعِكَ .

ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَ اللَّهُ ثُمَّ وَاللَّهُ لَوْ أَنَّ الرَّجُلَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ ذُنُوبُهُ أَكْثَرٌ مِنْ وَرْقِ الشَّجَرِ وَ قَطْرِ المَطَرِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ ، ثُمَّ لَقِيَ اللَّهَ مُحِبًا لَكَ وَ لِأَهْلِ بَيْتِكَ لَا دَخْلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ .

ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَ اللَّهِ، ثُمَّ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ الرَّجُلَ
صَادَمَ النَّهَارَ وَقَامَ اللَّيْلَ وَحَمَلَ عَلَى الْجِيَادِ فِي سَيِّلِ اللَّهِ، ثُمَّ
لَقَى اللَّهِ مُبْغِضًا لَكَ وَلِأَهْلِ بَيْتِكَ لَكَبَّةُ اللَّهِ عَلَى مِنْخَرِيهِ فِي
النَّارِ .

امام حسن ابن علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے فرمانے میں کہ رسول خدا علیہ السلام بیچنے کی وجہ میں
تشریف فرماتھے جب کہ جعفر ابن ابو طالب حضور علیہ السلام کے پاس سے گزرے پیغمبر نے فرمایا:
اپنے بھائی علی کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرو۔ پھر حضور علیہ السلام آگے کھڑے ہوئے،
دوںوں نے رسول اکرم علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھی تو جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو دونوں
کی (علی و جعفر) طرف رخ کیا۔ پھر فرمایا: اے جعفر! ای جرا یہی مجھے خدا کی طرف سے خبر دے
رہے ہیں کہ خدا نے تیرے لئے دو پر خلق فرمائے ہیں جنت میں اور تیرا رب تھے جھرات کے
دن سیر کر دائے گا۔

راوی کہتا ہے کہ علیؑ نے عرض کیا: میرے ماں باپ پر قربان ہو جائیں۔ یہ انعام تو
جعفر کے لئے خدا کے پاس ہے میرے لئے میرے رب کے پاس کیا ہے؟

پیغمبر نے فرمایا: تھے مبارک ہو، مبارک ہو اے علی! اخدا نے تیرے لئے ایک مخلوق پیدا
کی ہے جو حیات تک تیرے لئے استغفار کریں گے۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ اور مخلوق
کیا ہے؟

حضور علیہ السلام نے فرمایا: وہ مومنین جو کہتے ہیں ”رَبَّنَا أَغْفِرْ لَنَا وَلَاخُوازِنَا الَّذِينَ

چیل حدیث فضائل حضرت علیؓ اور دیپھ پ حکایات

سَبِّقُونَا بِالْإِيمَانِ، (بِارْبَهَا)! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان پر ہم پر سبقت لے گئے ہیں۔

کیا تم سے پہلے کسی نے ایمان میں سبقت کی ہے؟

یا علی! جب قیامت کا دن ہو گا تو بارہ ہزار فرشتے تیری طرف بڑھیں گے اور تجھے اخہائیں گے جب تم اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے علی ما نگو میں نے اپنی ذات پر قسم کھا کر واجب کر دیا ہے کہ آج تیری ایک ہزار حاجات کو پورا کروں گا۔

حضرت علیؓ نے کہا: یا رسول اللہ علیہ السلام! اپس میں اپنی ذریت اور اپنے اہل بیت کی

حاجات مانگنا شروع کروں گا؟
حضور علیؓ نے فرمایا: تیرے اہل بیت اس دن تیرے محتاج نہ ہوں گے لہذا تم اپنے محبت یا اپنے شیعوں کے بارے میں مانگنا۔

پھر فتح علیؓ نے فرمایا: خدا کی قسم، خدا کی قسم، خدا کی قسم! اگر کوئی ایسا مرد قیامت کے دن آئے جس کے گناہ درخت کے پتوں بارش کے قطرات اور زمین کے ذرات سے زیادہ ہوں پھر وہ تیری اور تیرے اہل بیت کی محبت دل میں لے کر خدا کی بارگاہ میں حاضر ہو تو خدا اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

پھر فتح علیؓ نے فرمایا: خدا کی قسم، خدا کی قسم، خدا کی قسم! اگر کوئی مرد دن کو روزہ رکھے اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرے اور اللہ کی راہ میں گھوڑوں پر سوار ہو کر حملے کرے پھر وہ تیری اور تیرے اہل بیت کا بغرض لے کر خدا سے ملاقات کرے تو خدا اس کو سر کے بل جہنم میں پھنسنے کا۔ (۱)

الحدیث العشر (۱۰)

عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلَىٰ الشَّهِيدِ - صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ .

قَالَ : سَمِعْتُ جَدِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :

مَنْ أَحَبَ أَنْ يَحْيَا حَيَاةً مَيِّتَةً وَ يَمُوتُ مَيِّتَةً وَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
الَّتِي وَعَدَنِي رَبِّي فَلَيَتَوَلَّ عَلَيَّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ ذُرِّيَّتَهُ الطَّاهِرِيَّينَ ،
أَئِمَّةُ الْهُدَى وَ مَصَابِيحُ الدُّجَى مَنْ بَعْدَهُ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَخْرُجُوْكُمْ مِّنْ
بَابِ الْهُدَى إِلَى بَابِ الْضَّلَالَةِ .

امام حسن علیہ السلام افرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نار رسول خدا علیہ السلام سے ساجفہ میا کرتے
تھے جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ میرے جیسی زندگی گزارے اور میرے جیسی اس کی موت ہو
اور اس جنت میں داخل ہو جس کا خدا نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے تو اس کو چاہئے کہ علی ابن ابی
طالب علیہ السلام اور اسکی پاک ذریت سے متиск ہو جائے جو علی کے بعد ائمہ ہدیٰ ہیں، اندھیروں
میں چراغ ہیں کیونکہ یہ ہدایت کے باب سے نکال کر گمراہی کے باب کی طرف نہیں لے جائیں
گے۔ (۱)

(۱) حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۸۶ بصائر الدرجات ص ۵۱

الحدیث الحادی عشر (۱۱)

عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ فَاطِمَةَ الصُّغْرَى، عَنْ فَاطِمَةَ
الْكُبْرَى سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ۔ قَالَتْ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى
النَّاسِ يَوْمَ عَرْفَةَ، فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِاٰهٖ بِكُمْ فِي
هَذَا الْيَوْمِ وَغَفَرَ لَكُمْ عَامَّةً، وَغَفَرَ لِعَلِيٍّ خَاصَّةً، وَإِنِّي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُعَاٰبٍ لِقَوْمٍ وَلَا عَائِبٍ لِقَرَابَتِيِّ .
وَهَذَا جِبْرِيلُ اللَّهِ يُخْبِرُنِي أَنَّ السَّعِيدَ حَقَّ السَّعِيدَ مَنْ
أَحَبَّ عَلَيَا فِي حَيَاٰتِي وَبَعْدَ وَفَاتِي، وَأَنَّ الشَّقِيقَ كُلَّ الشَّقِيقِ مَنْ
أَبْغَضَهُ فِي حَيَاٰتِي وَبَعْدَ وَفَاتِي .

امام سجاد علیہ السلام نے فاطمہ صغری علیہ السلام سے اور انہوں نے فاطمہ کبری علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ رسول خدا علیہ السلام نوذری الحج کو لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آج کے دن تم پر فخر و مبارکات فرمایا ہے اور تم کو عام طریقے سے بخش دیا ہے اور علیٰ کو خاص طور پر بخشنا ہے میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں میں اپنی قوم پر عتاب کرنے والا اور اپنے قریبیوں پر عیوب

چہل حدیث فضائل حضرت علیہ السلام اور دلچسپ حکایات

31

لگانے والا نہیں ہوں اور یہ جبرایلؐ مجھے خبر دے رہے ہیں کہ حقیقی سعادت مندوہ ہے جو میری زندگی میں اور میری وفات کے بعد علیؐ سے محبت رکھ کر اور تحقیق براشی اور بد بخت شخص وہ ہے جو میری زندگی میں اور میری وفات کے بعد علیؐ سے دشمنی رکھے۔ (۱)

الحدیث الثانی عشر (۱۲)

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْهِنْدِيِّ قَالَ : قَالَ لِيْ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَتَعْرِفُ رَامَهْرَمْزَ؟
 قُلْتُ : نَعَمْ
 قَالَ : إِنِّي مِنْ أَهْلِهَا .
 قُلْتُ : مَا أَشَدَّ حُبُّكَ لِعَلِيِّ التَّكْبِيرِ؟
 قَالَ : كَيْفَ لَا أُحِبُّهُ وَ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 النَّاسُ مِنْ أَشْجَارِ شَتَّى ، وَ أَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةِ شَتَّى .
 ابو عثمان هندی کہتا ہے کہ مجھے سلمان فارسی نے کہا: کیا تو رامهرمز کو پہچانتا ہے؟
 میں نے کہا: ہاں!

(۱) دلائل الامامة مناقب ابن شهر آشوب ج ۳ ص ۳

سلمانؓ نے کہا: میں وہاں کار سینے والا ہوں۔

میں نے کہا: (سلمانؓ) تجھے علیؑ سے کتنی محبت ہے۔

سلمانؓ نے کہا: میں کیسے اس سے محبت نہ رکھوں جبکہ میں نے رسول خدا علی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ لوگ مختلف شجروں سے پیدا ہوئے ہیں میں اور علیؑ ایک شجر سے پیدا ہوئے ہیں۔ (۱)

الحدیث الثالث عشر (۱۳)

عَنْ أَبِي ذِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَكَ يَا عَلِيٌّ فَقَدْ أَطَاعَنِي ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِي .

ابوذر کہتے ہیں کہ پیغمبر اکرم علی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: جو میری اطاعت کرے اس نے خدا کی اطاعت کی اور جو تیری اطاعت کرے اس نے میری اطاعت کی اور جو میری نافرمانی کرے اس نے خدا کی نافرمانی کی اور جو تیری نافرمانی کرے اس نے میری نافرمانی کی۔ (۲)

(۱) مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۰۰ تاریخ الخلفاء ص ۶۶

(۲) مناقب شہر آشوب ج ۲ ص ۲۰۳ بحار ج ۸ ص ۲۲۳

الحدیث الرابع عشر (۱۲)

عَنْ عَمَّارِ ابْنِ يَاسِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْنَ بِيٰ وَ صَدَقَنِي بِوَلَايَةِ عَلَيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَأْفَقَنَا جَيِّيْنَا فِي الْجَنَّةِ [فَ] مَنْ تَوَلَّهُ فَقَدْ تَوَلَّنَا، وَ مَنْ تَوَلَّنَا فَقَدْ تَوَلََّ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ، وَ مَنْ أَحَبَّنَا فَقَدْ أَحَبَّنَا، وَ مَنْ أَحَبَّنَا فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ .

umar ibn yasir kehne hain ke yahayern ne frma: joo'li ki walayat ke saath mohajer paryiman laay
aur mirey tصدیق کرے تو وہ تم سب کا جنت میں ساتھی اور فیق ہو گا
جو علیؑ سے محبت کرے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ
سے محبت کرتا ہے،

اور جس کے دل میں علیؑ کی محبت ہے گویا اس کے دل میں میری محبت ہے اور جس کے
دل میں میری محبت ہے وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے۔ (۱)

الحدیث الخامس عشر (۱۵)

عَنْ جَابِرٍ صَحَّى اللَّهُ عَنْهُ نَاجَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
الطَّائِفِ فَأَطَالَ نَجْوَاهُ فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ لِلْأُخْرَةِ لَقَدْ أَطَالَ نَجْوَاهُ
[فِي] إِبْنِ عَمِّهِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا أَنَا نَاجِيَتُهُ وَ
لَكِنَّ اللَّهَ نَاجَاهُ .

جابر کہتے ہیں کہ طائف میں پیغمبر اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے علیؓ سے کافی درستک راز کی باتیں
کیں ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ حضور نے اپنے چپا کے بیٹے سے راز کی باتیں کیں ہیں
جب یہ خبر رسول خدا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تک پہنچی تو فرمایا:
میں نے علیؓ سے راز کی باتیں تمہیں کیں - بلکہ اللہ نے علیؓ سے راز کی باتیں کیں
ہیں۔ (۱)

الحدیث السادس عشر (۱۶)

عَنْ عِمَرَانَ بْنِ الْحَصِينِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا عَطِينَ الرَّأْيَةَ غَدَارَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَدْعُوكُمْ إِلَى عَلِيٍّ قَالَ : فَدُعِيَ عَلَىٰ وَهُوَ أَرْمَدُ، فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ فَبَرَأَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَفَتَّاهُ اللَّهُ عَلَىٰ يَدِيهِ .

عمران بن حصين کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں پرجم اس مرد کو دوڑنا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہوں گے۔

(پھر دوسرے دن) فرمایا: علیؓ کو بلاو
علیؓ کو بلایا گیا جو آشوب چشم میں بنتا تھے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا۔ علیؓ فوراً صحبت یا ب ہو گئے پس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے علم علیؓ کو دیا، اللہ تعالیٰ نے علیؓ کے ہاتھ فتح دی۔ (۱)

الحدیث السابع عشر (۷۱)

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ الْحَقَّ مَعَ عَلَيِّ، وَ
لَكِنْ مَا لَتِ الدُّنْيَا بِأَهْلِهَا :

وَلَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَا عَلَيْ! أَنْتَ مَعَ الْحَقِّ وَ
الْحَقُّ بَعْدِي مَعَكَ، لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٍ وَ
إِنَّا لِنِحْبَبْهُ، وَلَكِنَّ الدُّنْيَا تَغْرِي بِأَهْلِهَا

ابو موسیٰ اشعری کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حق علیؓ کے ساتھ ہے لیکن دنیا اپنے
چاہنے والوں کو لے گئی۔ تحقیق میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنائے ہیں کہ حق کے ساتھ
ہے اور میرے بعد حق تیرے ساتھ ہے تھھ سے فقط مومن مجت رکھ کا اور تھھ سے دشمنی فقط منافق
رکھ کا۔

(پھر ابو موسیٰ اشعری کہتا ہے) ہم علیؓ سے محبت رکھتے ہیں لیکن دنیا اپنے اہل کو دھوکہ
دیتی ہے۔ (۱)

(۱) کشف الغمہ ج ۱ ص ۱۲۷ بحار ج ۸ ص ۳۳۸

الحدیث السابع عشر (۱۸)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ فِي السَّمَاوَاتِ الرَّابِعَةِ أَربعَ مَائَةَ أَلْفِ مَلَكٍ .
 وَفِي السَّمَاوَاتِ الْخَامِسَةِ ثَلَاثَ مَائَةَ أَلْفِ مَلَكٍ .
 وَخَلَقَ فِي السَّمَاوَاتِ السَّادِسَةِ مِائَتَيْ أَلْفِ مَلَكٍ .
 وَخَلَقَ فِي السَّمَاوَاتِ السَّابِعَةِ مَلَكًا رَأْسَهُ تَحْتَ الْعَرْشِ وَرَجْلَاهُ
 تَحْتَ التُّرَى، وَمَلَائِكَةً أُخْرَ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ
 إِلَّا الصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى بْنِ
 أَبِي طَالِبٍ، وَالْإِسْتِغْفَارُ لِمُحْبِبِيْهِ وَشَيْعَتِهِ وَمَوَالِيْهِ .

ابو ہریرہ راوی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چوتھے آسمان پر چار لاکھ فرشتے پیدا کئے ہیں اور پانچویں آسمان پر شین لاکھ اور پھیٹے آسمان پر دو لاکھ فرشتے اور ساتویں آسمان پر ایک فرشتے کو پیدا کیا ہے جس کا سر عرش کے نیچے اور پاؤں تحت التری کے نیچے ہیں اور پچھوڑ سے ملائکہ ہیں جن کا نہ کھانا ہے نہ بینا سوائے اس کے کہ وہ پیغمبر ﷺ اور امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیؑ پر صلوٰت صحیحہ ہیں اور علی کے شیعوں اور محبوں اور موالیوں کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ (۱)

(۱) مناقب ابن شاذان غایۃ المرام ص ۵۸۷

الحدیث التاسع عشر (۱۹)

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
حُبُّ عَلَيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَسَنَةٌ لَا تَضُرُّ مَعَهَا سَيِّئَةٌ وَ بُغْضُهُ سَيِّئَةٌ لَا
تَنْفَعُ مَعَهَا حَسَنَةٌ .

معاذ ابن جبل کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا کہ علیؓ کی محبت ایک ایسی
نیکی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی برائی فقصان نہیں دیتی اور علیؓ کا بغضہ ایک ایسی برائی ہے کہ
جس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی فائدہ نہیں دیتی۔ (۱)

الحدیث العشرون (۲۰)

عَنْ الْحَسَنِ الْبصَرِيِّ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَاجِ فَقَالَ : مَا
تَقُولُ يَا حَسَنُ فِي أَبِي تُرَابٍ عَلَيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؟

(۱) فردوس الاخبار مودة القربي ص ۲۶۳

قَالَ : قُلْتُ لَهُ : فِي أَيِّ حَالَاتِهِ ؟

قَالَ : أَمِنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟ أَمِنَ أَهْلِ النَّارِ ؟

قَالَ : قُلْتُ : مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَأَعْرِفُ أَهْلَهَا وَلَا دَخَلْتُ النَّارَ فَأَعْرِفُ أَهْلَهَا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، لِأَنَّهُ أَوَّلُ النَّاسِ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ إِيمَانًا ، وَأَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَينِ ، وَزَوْجِ فَاطِمَةَ ، وَبَلَاؤَهُ فِي الْإِسْلَامِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَصْرَةِ لِرَسُولِ اللَّهِ ، وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ مِنَ الْأَيِّ بَيْنَ .

قَالَ : [وَيَحْكَ] إِنَّهُ قَتَلَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْجَمِيلِ وَيَوْمَ صَفِيفَيْنِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَمَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعِمِّدًا فَجَزَآءُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا﴾ (١)

ثُمَّ قَالَ : هُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ .

وَكَانَ أَنَّسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَقَامَ أَنَّسُ مُغْضِبًا ، فَقَالَ : يَا حَاجَاجُ الْجَائِتَنِي وَأَغْضَبَتَنِي ، أَشَهُدُ أَنِّي قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مَكَثَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لَمْ يَطْعَمْ

(١) سورة النساء ٩٣

إِذْ أَتَاهُ جِبْرِيلَ السَّلَامَ بِطَيْرٍ مِنَ الْجَنَّةِ عَلَى خُبْزَةِ بَيْضَاءَ فَخَرَجَ مِنْهَا الدُّخَانُ، فَقَالَ :

يَا مُحَمَّدُ رَبِّكَ يَقْرَئُكَ السَّلَامَ، وَ هَذِهِ تُحْفَةٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى لِحَالِ جُوعِكَ، فَكُلْهَا ! فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ :

اللَّهُمَّ أَتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَا أَكُلُّ مِنْ هَذَا الطَّائِرِ .
إِذْ أَقْبَلَ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَصَرَبَ الْبَابَ، فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ .
فَقَالَ لَهُ : إِسْتَأْذِنْ لِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .
فُقِلْتُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَشْغُولٌ عَنْكَ .

فَجَاءَ ثَانِيَاً وَرَسُولُ اللَّهِ يَدْعُو وَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَتِنِي بِأَحَبِّ
خَلْقِكَ إِلَيْكَ . فُقِلْتُ : رَسُولُ اللَّهِ مَشْغُولٌ عَنْكَ .
فَجَاءَ ثَالِثًا وَرَفَعَ صَوْتَهُ، فَقَالَ : جِئْتُ ثَلَاثَ مَرَاتٍ وَأَنْتَ
تَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ مَشْغُولٌ عَنْكَ وَلَا تَأْذَنُ لِي .
فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ، فَقَالَ : يَا أَنْسُ مَنْ هَذَا ؟
فُقِلْتُ : هَذَا عَلَيُّ .

فَقَالَ : أَدْخِلُهُ . فَلَمَّا دَخَلَ نَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ :

[اللَّهُمَّ] وَإِلَيْيَ . حَتَّىٰ قَالَهَا ثَلَاثًا .

ثُمَّ قَالَ : يَا عَلَيَّ أَيُّنِّي كُنْتَ؟ فَأَنِّي قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي ثَلَاثًا أَنْ
يَأْتِينِي بِأَحَبِّ خَلْقِهِ إِلَيْهِ يَا كُلُّ مَعِيٍّ مِنْ هَذَا الطَّائِرِ .

قَالَ : قَدْ جِئْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَاتٍ فَحَجَبَنِي
أَنْسُ .

قَالَ : يَا أَنْسُ لَمْ حَجَبْتَ عَلَيَّاً؟

قَالَ : لَمْ أَحْجِبْهُ لِهُوَ أَنِّي عَلَيَّ، وَلَكِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونُ
رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذْهَبَ بِصَوْتِهِ وَشَرَفَهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أَنْتَ بِأَوْلِ رَجُلٍ أَحَبُّ
قَوْمَةَ .

فَقَالَ لَهُ الْحَاجَاجُ : أَنْتَ رَجُلٌ قَدْ خَرَفْتَ وَذَهَبَ عَقْلُكَ وَ
لَئِنْ ضَرَبْتَكَ عَلَى مَا سَبَقَ مِنْكَ قَالَ النَّاسُ ضَرَبَ خَادِمَ رَسُولِ
اللَّهِ، وَلَكِنْ أَخْرُجْ عَنِّي، وَإِنَّكَ أَنْ تُعَذِّبَ بِهَذَا الْعَدُوِّيَّ مِنْ

[بَعْدِ] يَوْمِكَ هَذَا .

فَقَالَ أَنَسُ : وَاللَّهِ لَا حُدْثَنَّ مَا دُمْتُ حَيًّا، وَمَا كَتَمْتُهُ، فَإِنِّي قَدْ شَهِدْتُ وَرَأَيْتُهُ .

فَقَالَ الْحَجَاجُ : أَخْرِجُوهُ عَنِّي، فَإِنَّهُ [شَيْخٌ] قَدْ خَرَفَ .

حسن بصری کہتے ہیں کہ میں جہاں کے پاس گیا تو جہاں نے کہا: اے حسن! تو ابوتراب علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں کیا کہتا ہے؟
میں نے پوچھا: اس کی کوئی حالت کے بارے میں؟

جہاں نے کہا: ہمیری مراد یہ ہے کہ کیا عالمی اہل جنت میں سے ہیں یا اہل نار میں سے؟
حسن بصری نے جواب دیا: میں ابھی تک جنت میں نہیں گیا تاکہ اہل جنت کو پہچان سکوں اور نہ جہنم میں گیا ہوں تاکہ اہل جہنم کو پہچان سکوں سکن مجھے امید ہے کہ علیؑ اہل جنت میں سے ہیں کیونکہ تمام لوگوں میں وہ سب سے پہلے وہ اللہ اور رسول پر ایمان رکھنے والے ہیں اور حسن و حسینؑ کے باپ، فاطمہ زہراؑ کے شوہر ہیں۔

اس کی رسول خدا ﷺ کے ساتھ آزمائش اور مصیبتوں برداشت کرنا،

رسول خدا ﷺ کی مدد کرنا،

اور اللہ تعالیٰ نے جو اس کے بارے میں آیات نازل فرمائی ہیں وہ واضح ہیں۔

جہاں نے کہا: تجوہ پر افسوس ہے علیؑ نے جنگ جمل اور صفين میں مسلمانوں کو قتل کیا حالانکہ خدا فرماتا ہے ”اوْ جُو شَخْصٌ كَيْ صَاحِبُ اِيمَانَ كَوْ جَاهَ كَرْتَ كَرْتَ كَرْتَ“ تو اس کی سزا جہنم

ہے کہ جس میں وہ ہمیشہ کے لیے رہے گا اور خدا اس پر غصب نازل کرتا ہے اور اسے اپنی رحمت سے محروم کر دیتا ہے اور اس کے لئے اس نے عذاب عظیم مہیا کر رکھا ہے، یعنی جو کسی مون کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

پھر حجاج نے کہا: (نحوذ بالله۔ نقل کفر کفر نباشد خاک بدہن قائل معاذ اللہ) وہ اہل نار میں سے ہے۔

پیغمبر اکرم ﷺ کا خادم انس بن مالکؓ وہاں بیٹھے تھے پس وہ غصہ کی حالت میں کھڑے ہو گئے اور کہا: اے حجاج! تو نے مجھے مجبور کر دیا اور (حضرت علیؑ کے خلاف بول کر) مجھے غلبناک کیا۔

پھر انسؓ نے کہا: میں گواہ ہوں کہ میں رسول خدا ﷺ کی خدمت میں تھا حضرت نے تین دن سے کچھ نہ کھایا تھا اتنے میں جبرائیلؓ جنت سے ایک بھنا ہوا پرندہ سفید رنگ کی روٹی پر رکھ کر لے آئے جس سے (تازہ ہونے کی وجہ سے) (دوں نکل رہا تھا۔ پس جبرائیلؓ نے کہا: اے محمد ﷺ! اللہ آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور یہ تحفہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی بحکومت میانے کے لئے ہے پس آپ کھائیں۔

حضور ﷺ نے اس کھانے کی طرف دیکھا پھر سر کو بلند کیا اور فرمایا: خدا یا! اپنی مخلوقات میں سے سب سے زیادہ اپنے محبوب بندے کو بھیج دے جو (میرے ساتھ) اس سے کھائے۔

(انسؓ کہتے ہیں): اپاںک علی آئے، دروازہ کھٹکھٹایا، میں علیؑ کی طرف گیا، علیؑ نے کہا: میرے اندر آنے کی پیغمبر سے اجازت لو۔

(انسؓ کہتے ہیں): میں نے کہا: پیغمبر فارغ نہیں ہیں۔

علیؓ دوسری مرتبہ آئے جبکہ رسول خدا علیؓ دعا مانگ رہے تھے اور کہہ رہے تھے بارِ الہا! ایسا شخص بحیث جو تھے سب سے زیادہ پیارا ہو میں نے علیؓ سے کہا: پیغمبر مشغول ہیں۔ پس علیؓ تیسرا مرتبہ آئے اور بلند آواز سے کہا: میں تین مرتبہ آیا ہوں اور تم ہر مرتبہ کہتے ہو پیغمبر فارغ نہیں، میرے لئے اذن نہیں لپتے۔ حضور اکرم علیؓ نے علیؓ کی آوازن لی حضرت علیؓ نے فرمایا: اے اُس! یہ کون ہے؟ میں نے کہا: یہ علیؓ ہیں۔

حضور علیؓ نے فرمایا: علیؓ کو اندر لے آؤ جب علیؓ اندر آئے تو پیغمبر نے علیؓ کی طرف دیکھا پھر فرمایا میری طرف آؤ (اور یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا)۔ پھر فرمایا: یا علیؓ تم کہاں تھے جبکہ میں نے تین مرتبہ خدا سے دعائیں کہ اپنا سے پیارا محبوب میرے پاس بھیج جو میرے ساتھ اسی کھانے میں شریک ہو۔ علیؓ نے کہا: یا رسول اللہ علیؓ! میں تین مرتبہ آیا لیکن اُس نے مجھے روکا۔ حضور علیؓ نے فرمایا: اے اُس! تو نے کیوں علیؓ کو روکا؟

میں نے کہا: اس وجہ سے نہیں روکا کہ علیؓ کی شخصیت میرے لئے کم تھی بلکہ میں چاہتا تھا کہ انصار میں سے کوئی مرواۓ تاکہ یہ سعادت و شرف قیامت تک ہم انصار کے ساتھ رہے۔ حضور علیؓ نے فرمایا: تم پہلے شخص نہیں جو اپنی قوم سے محبت کرتا ہے۔ حاجج نے اُس سے کہا: تو خرافات بنتا ہے اور تیری عقل ختم ہو گئی ہے اگر میں تھجے ماروں اگرچہ تیری گذشتہ خدمات بھی ہیں تو لوگ کہیں گے کہ رسول خدا علیؓ کے خادم کو مارا ہے۔ لیکن یہاں سے چلا جاؤ اور کسی کو یہ حدیث بیان نہ کرنا۔

اُس نے کہا: خدا کی قسم! جب تک زندہ ہوں اس حدیث کو بیان کرتا رہوں گا اور

چھپاؤں گا نہیں۔ میں نے خود مشاہدہ کیا ہے اور خود دیکھا ہے۔

جانج نے کہا: اس کو میری بھفل سے نکال دو یہ بڑھا ہے جو خرافات بتتا ہے۔ (۱)

الحدیث الحادی و العشرون (۲۱)

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهْلِيِّ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ طَرَيْفَةُ الْمَلِيمِ لِعَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ :

أَبْشِرْ يَا عَلِيُّ فَقَدْ سَأَلْتُ رَبِّي فِيْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ فَأَعْطَانِي
ثَلَاثًا، وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً .

فَقَالَ حَذِيفَةُ بْنُ الْيَمَانِ : وَمَا الثَّلَاثِ؟ وَمَا الْوَاحِدَةُ؟

فَقَالَ : سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ يُعَاوِنَنِي بِعَلِيٍّ عَلَى مِفْتَاحِ الْجَنَّةِ
فَأَعْطَانِي .

وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَبْرِئَهُ ذَمَّتِي، وَيُنَجِّزَ عِدَّتِي مِنْ بَعْدِنِي
فَأَعْطَانِي .

(۱) بخار الانوار، احراق الحق

چهل حدیث فضائل حضرت علیؓ اور پیغمبر ﷺ کی خالیات

وَسَأَلَتْهُ أَنْ تَجْتَمِعَ عَلَيْهِ أُمَّتُنِي مِنْ بَعْدِنِي، فَأَبَى عَلَيَّ رَبِّي،
فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ وَهُوَ بِهِمْ مُبْتَلٍ، وَهُمْ بِهِ مُبْتَلُونَ مَعَ أُنْتِ لَا
أُنْقَصُهُ مِمَّا أَدَّخَرْ لَهُ عِنْدِنِي شَيْئًا .

ابو امان پاہلی کہتے ہیں رسول خدا ﷺ نے علیؓ سے فرمایا: یا علیؓ تمہیں خوش خبری ہو کہ
میں نے تمہارے بارے میں خدا سے چار چیزوں کا سوال کیا خدا نے تمہیں تین دی ہیں اور ایک
روک لی۔

خذیفہ ابن یمان نے پوچھا: وہ تین کون سی ہیں (جو قبول ہوں گیں) اور ایک چیز (جو
روک لی گئی) کونسی ہے؟

حضور نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے (پہلا) سوال کیا کہ جنت کی چاپی اٹھانے
کے لئے میر علیؓ کے ذریعے تعاون فرماء، خدا نے یہ چیز مجھے عطا فرمائی ہے،
فرمایا: (دوسرा) سوال میں نے خدا سے یہ کیا ہے کہ علیؓ میرے بعد میری ذمہ داریاں

پوری کرے اور میرے وغدوں کو پورا کرے خدا نے مجھے عطا،

فرمایا: میں نے (تیسرا) سوال کیا کہ میرے بعد علیؓ پر میری ساری امت جمع ہو جائے
خدا نے اس سے انکار کر دیا اور خدا نے فرمایا: اے محمد ﷺ امت کے لوگوں کے ذریعے میں علیؓ کا
امتحان لوں گا اور علیؓ کے ذریعے میں امت کا امتحان لوں گا ساتھ یہ بھی ہے کہ علیؓ کے لئے جواز رو
ثواب میں نے ذخیرہ کر رکھا ہے اس سے کم نہ کروں گا۔ (۱)

چهل حدیث فضائل حضرت علیؓ اور پیغمبر حکایات

47

الحدیث الثانی و العشرون (۲۲)

عَنْ أَبِي لَيْلَى الْأَنْصَارِيِّ شَهَدَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
الصِّدِّيقُونَ ثَلَاثَةٌ .
حَبِيبُ النَّبَّاحَارِ، مُؤْمِنُ الْيَسِينِ ﴿قَالَ يَقُولُ إِنَّمَا يَتَّبِعُ
الْمُرْسَلِينَ ﴾ ﴿أَتَتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْتَلِكُمْ أَجْرًا وَ هُمْ مُهْتَدُونَ ﴾ ﴿١٦﴾
وَ حِذْقِيلُ مُؤْمِنُ الْفِرْعَوْنَ ، قَالَ ﴿أَتَقْتَلُوْنَ رَجُلًا أَنْ
يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ ﴾ ﴿٢﴾

وَ التَّالِثُ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَ هُوَ أَفْضَلُهُمْ .
ابو لیلی النصاری کہتے ہیں کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا صدیقین تین ہیں:
پہلا صدیقین حبیب نجاح، قرآن جس کے بارے میں کہتا ہے کہ حبیب نے کہا: ”قال
يَقُولُ إِنَّمَا يَتَّبِعُ الْمُرْسَلِينَ ﴾ ﴿أَتَتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْتَلِكُمْ أَجْرًا وَ هُمْ مُهْتَدُونَ ﴾ ﴿١٦﴾“ (سورہ
یقہن)

(۱) سورہ یقہن ۲۰۱۹

(۲) سورہ غافر ۲۸

چهل حدیث فضائل حضرت علی ﷺ اور دلچسپ حکایات

بیشین... ۲۱، ۲۰) کہا اے میری قوم ان رسولوں کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے ان کی پیروی کرو حالانکہ یہ ہدایت یافتہ ہیں۔

دوسرا صدیق حز قیل؛ مومن آل فرعون جس نے کہا: "أَنْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّي
اللَّهُ" (سورہ مومن..... ۲۸) کیا تم ایسے مرد کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے میر ارب اللہ ہے۔
تیسرا صدیق علی ﷺ جوان سب سے افضل ہے۔ (۱)

الحدیث الثالث والعشرون (۲۳)

شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّخعِيُ القاضي، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ
الْأَعْمَشِ فِي مَرْضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُوهَنِيفَةُ وَابْنُ
أَبِي لَيْلَى فَالْتَّفَتَ أَبُوهَنِيفَةُ وَكَانَ أَكْبَرُهُمْ وَقَالَ لَهُ
يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنِّي أَتَقَ اللهَ فَإِنَّكَ فِي أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الْآخِرَةِ،
وَآخِرِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا، وَقَدْ كُنْتَ تُحَدِّثُ فِي عَلَيِّ بْنِ أَبِي
طَالِبٍ بِأَحَادِيثٍ لَوْ أَمْسَكْتَ عَنْهَا لَكَانَ خَيْرًا لَكَ .
قَالَ : فَقَالَ الْأَعْمَشُ : لِمَثْلِي يُقَالُ هَذَا؟ أَسْنَدُونِي

(۱) در منثور ج ۵ ص ۲۶۲

أَسْنَدُونِيْ .

حَدَّثَنِيْ أَبُو الْمُتَوَكِّلُ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ،
قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ لِيْ وَلَعَلَّنِي بْنُ أَبِي طَالِبٍ : أَدْخِلَا النَّارَ مَنْ أَبْغَضَنِيْ، وَ
أَدْخِلَا الْجَنَّةَ مَنْ أَحْبَبَنِيْ، وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى : (الْقِيَامَةُ فِي جَهَنَّمَ
كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ) (۱)

قَالَ : فَقَامَ أَبُو حَنِيفَةَ وَقَالَ : قُومُوا، لَا يَجِدُونَ بِمَا هُوَ
أَطْمَمٌ مِنْ هَذَا .

قَالَ : فَوَاللَّهِ مَا جَزَنَا بِابَةَ حَتَّى مَاتَ الْأَعْمَشُ رَحْمَةُ اللَّهِ
عَلَيْهِ .

شریک ابن عبد اللہ تخریجی قاجی کہتا ہے کہ ہم اعمش کی بیماری کے وقت اعمش کے پاس
تھے جس بیماری میں وہ فوت ہوئے تو ابوحنیفہ اور ابن ابی لیلی آئے، ابوحنیفہ ان میں برا تھا اس
نے اعمش کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے ابو محمد! اللہ سے ڈرتا تو آخرت کے پہلے دن میں اور دنیا کے
آخری دن میں ہے اور تحقیق توعلیٰ کے بارے میں حد شیش بیان کرتا رہا ہے اگر تو یہ کام چھوڑ دے
تو تیرے لئے بہتر ہو گا۔

چهل حدیث فضائل حضرت علیؓ اور پیغمبر ﷺ کیا تھیں

امعش نے کہا کیا میرے جیسے شخص کو یہ بات کہی جا رہی ہے مجھے سہارا دو، پھر امش اٹھ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا مجھے ابوالموکل ناجی نے ابوسعید خدری سے نقل کرتے ہوئے بتایا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا اللہ تعالیٰ مجھ سے اور علیؑ سے فرمائے گا جو تم دونوں سے محبت رکھتا ہے اس کو جنت میں داخل کرو اور جو تم دونوں سے بغض رکھتا ہے اس کو جہنم کی آگ میں داخل کرو۔ یہی اللہ کا قول ہے: (روز قیامت خدا حکم دے گا) جہنم میں ڈال دو ہر کافر، مشرک اور ہر شر دھرم کو۔“ (سورہ ق ۲۳) یعنی تم دونوں بہت کفر کرنے والے اور عنا در کھٹے والے کو جہنم میں داخل کر دو۔

راوی کہتا ہے کہ ابوحنیفہ اکھڑا ادا اور کہنے لگا چلواس سے زیادہ عظیم بات نہ ہوگی۔
راوی کہتا ہے کہ ہم ابھی اس کے دروازے سے نکلنے نہ پائے تھے کہ امش نے وفات

حَمَدُكَمْ سَكِينَةٍ

جید را اولین بدم بہت بہر ۸-۱۰

پائی۔ (۱)

الحدیث الرابع والعشرون (۲۴)

عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ :

بَيْنَا أُنَّا أَوْضَى إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرِيدُ أَنْ أَعُودَ فَاطِمَةَ فَقَامَ وَتَوَكَّأَ عَلَى فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا، قَالَ

(۱) برهان ح ۲۲۵ ص ۵۹ بشارۃ المصطفیٰ ص ۵۹

چهل حدیث فضائل حضرت ﷺ اور پچھلے کیاں

لہا : کیفَ أَنْتَ بُنْيَةً؟

قالَتْ : طَالَ سُقْمِيُّ وَ اشْتَدَّتْ فَاقْتَنِيُّ .

فَقَالَ : أَمَّا تَرْضِينَ أَنَّ رَوْجَكِ أَقْدَمُ أُمَّتِي سِلْمًا وَ أَحْكَمَهُمْ عِلْمًا .

معقل ابن پیار کہتا ہے کہ میں پیغمبر ﷺ کو وضو کراہا تھا حضور ﷺ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ فاطمہؓ کی عیادت کروں۔ پس حضرت کھڑے ہوئے اور میرا سہارا لیا اور جب اپنی بیٹی کے گرد پہنچے تو فرمایا: اے میری پیاری بیٹی! تمہارا حال کیسا ہے؟
 (جناب فاطمہؓ) عرض کرتی ہیں کہ میری بیماری طولانی ہو گئی اور فاقہ شدت اختیار کر گیا ہے۔

رسالت کا ب طلاقیہؓ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی ہیں کہ تیرا شوہر اسلام میں میری امت میں سب سے زیادہ مقدم اور علم میں ساری امت سے زیادہ حکم ہے۔ (۱)

الحدیث الخامس والعشرون (۲۵)

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ

(۱) احقاق الحق ج ۲ ص ۱۵۰

چهل حدیث فضائل حضرت علیؓ اور دیپ پ حکایات

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَىٰ طَاعَتِهِ طَاعَتِي، وَ مَعْصِيَتِهِ مَعْصِيَتِي

حدیفہ ابن بیمان راوی ہیں کہ بنی اکرمؓ نے فرمایا: علیؓ کی اطاعت میری اطاعت ہے اور علیؓ کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔ (۱)

الحدیث السادس والعشرون (۲۶)

عَنْ إِسْحَاقِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ عِجْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَسْبُوا عَنِّي فَإِنَّهُ مَمْسُوسٌ فِي
ذَاتِ اللَّهِ تَعَالَى .

اسحاق ابن کعب ابن عجرہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ حضورؓ نے فرمایا: علیؓ کو نامزدانہ کہو کیونکہ علیؓ "ممسوس فی ذات الله" ۔

ممسوس فی ذات الله کا ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ کی رضا اور قرب کے لئے وہ

اذیت اور تکلیف کا سامنا کرتے ہیں۔ یا

پھر یہ معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے خون اور گوشت میں مخلوط ہو چکی ہے۔ (۲)

(۱) فرانل السمطین ج ۱ ص ۱۲۹ غایۃ المرام ص ۲۰۶

(۲) حلیلة الاولیاء ج ۲۸ بحار ج ۳۹ ص ۳۱۳

الحدیث السابع والعشرون (۲۷)

عَنْ سَلْمَةِ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرَ بِرَأْيِهِ إِلَى حُصُونِ خَيْرٍ ، فَقَاتَلَ فَرَاجَعَ وَلَمْ يَكُنْ فَتَحَ وَقَدْ جَهَدَ ، ثُمَّ بَعَثَ عُمَرَ الْفَزَّ ، فَقَاتَلَ فَرَاجَعَ وَلَمْ يَكُنْ فَتَحَ وَقَدْ جَهَدَ .

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا عُطِينَ الرَّاِيَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدِيهِ ، كَرَارًا لَيْسَ بِفَرَارٍ .

قَالَ سَلْمَةً : فَدَعَا بِعَلَيِ التَّكْبِيلِ وَهُوَ أَرْمَلٌ ، فَتَنَاهَ فِي عَيْنِهِ ، فَقَالَ : هَذِهِ الرَّاِيَةُ إِمْضِ بِهَا حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَى يَدِيكَ .

قَالَ سَلْمَةً : فَخَرَجَ بِهَا وَاللَّهُ يُهْرِولُ هَرُولَةً وَأَنَا خَلْفُهُ أَتِيمٌ أَثْرَأَهُ حَتَّى رَكَزَ رَأْيَتَهُ فِي رَصْبِخٍ مِنَ الْحِجَارَةِ تَحْتَ الْحُصُنِ .

وَإِطْلَعَ عَلَيْهِ يَهُودِيٌّ مِنْ رَأْسِ الْحُصُنِ فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟

قَالَ : عَلَيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

قالَ الْيَهُودِيُّ : غُلِبْتُمْ وَ مَا أُنْزِلَ مُوسَى السَّلَّيْلَةُ، أَوْ كَمَا .

قَالَ : فَمَا رَجَعَ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَى يَدِيهِ .

سلیمان اکون اکوع کہتے ہیں کہ رسول خدا علیہ السلام نے ابو بکرؓ کو جھنڈا دے کر خیر کے قلعوں کی طرف بھیجا۔ پس اس نے جنگ کی اور پلٹ آیا کوشش کے باوجود فتح حاصل نہ کر سکا۔

دوسرا دن عمرؓ کو بھیجا اس نے بھی جنگ کی اور واپس آگیبا باوجود کوشش کے فتح حاصل نہ کر سکا تو بنی حکرم اسلام علیہ السلام نے فرمایا: میں کل یہ جھنڈا اس کو دوں گا جو اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہو گا، اللہ اور رسول اس سے محبت رکھتے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا، وہ حمزہؓ کو حملہ کرنے والا ہو گا، فراز کرنے والا نہ ہو گا۔

سلیمان کہتا ہے پغمبر نے علیؑ کو بلایا علیؑ کی آنکھوں میں تکلیف تھی حضور علیہ السلام نے آنکھوں پر لعاب دہن لگایا۔ پھر فرمایا: یہ جھنڈا اپنے جاؤتا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں پر فتح دے۔

سلیمان کہتے ہیں: علیؑ پر چم لے کر نکلے، علیؑ تیزی کے ساتھ چلن رہے تھے، میں علیؑ کے پیچے پیچے تھا حتیٰ کہ حضرت نے علم کو قلعہ کے نیچے پھرلوں میں گاڑ دیا۔

تفہم کے اوپر سے یہودی نے سر نکال کر کہا: تو کون ہے؟

حضرت نے فرمایا: میں علیؑ ابن ابی طالب ہوں۔

تو یہودی نے کہا: جو کچھ موسیٰ علیہ السلام اور تم پر نازل ہوا، اُس کی قسم تم غالب آگئے۔

سلیمان کہتے ہیں: علیؑ اس وقت تک نہ پلٹے جب تک خدا نے ان کے ہاتھ پر فتح نہ دے

(د)۔ (۱)

(۱) احقاق الحق ج ۵ ص ۳۲۸

الحدیث الثامن و العشرون (۲۸)

أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْ أَبِيهِ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، فَقَالَ لَهُ وَأَنَا أَسْمَعُ: يَا أَبَا بَرْزَةَ إِنَّ رَبَّ الْعَالَمِينَ عَاهَدَ إِلَيَّ فِي عَلَيٍّ بْنِ أَبِيهِ طَالِبٍ بِهِذَا فَقَالَ: عَلَيٍّ رَأْيَةُ الْهُدَىٰ، وَمَنَارُ الْإِيمَانِ، وَإِمَامُ الْوَلِيَّاَءِ، وَنُورٌ جَمِيعٌ مَنْ أَبْطَأْتُهُ.

يَا أَبَا بَرْزَةً! عَلَيٍّ بْنِ أَبِيهِ طَالِبٍ مَعِنِي غَدًا فِي الْقِيَامَةِ عَلَى حَوْضِي، وَصَاحِبُ لِوائِي وَيُعِينُنِي غَدًا فِي الْقِيَامَةِ عَلَى مَفَاتِيحِ خَزَائِنِ جَنَّةِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ.

أنس بن مالک کا میان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ابو برزہ اسلمی کے پاس بھیجا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا؛ جبکہ میں سن رہا تھا: اے ابو برزہ! خدا نے علیؑ کے بارے میں مجھے یہ وصیت کی ہے کہ علیؑ ہدایت کا پرچم ایمان کا بیnar، اللہ کے اولیاء کا امام اور خدا کی اطاعت کرنے والے تمام لوگوں کا اور ہے

اے ابو برزہ! کل قیامت کو علیؑ میرے حوض پر میرے ساتھ ہوگا، میرا جھنڈا اٹھانے والا

ہوگا اور کل قیامت کے دن میرے رب کی جنت کے خزانوں کی چابیاں اٹھانے میں میر اماعون ہوگا۔ (۱)

الحدیث التاسع والعشرون (۲۹)

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَسْعَدَ بْنُ زُرَارَةَ، عَنْ أَيْمَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

لَيْلَةَ أُسْرَىٰ بِي إِلَى السَّمَاءِ نَاجَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، فَأَوْحَىٰ إِلَيَّ، أَوْ أَمْرَنَىٰ شَكَّ جَعْفَرٌ فِي عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَوَلِيُّ الْمُتَّقِينَ وَقَائِدُ الْفُرِّ الْمُهَاجِلِينَ .

عبدالله بن اسعد بن زرار نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ سید المرسلین ﷺ نے فرمایا: جس رات خدا نے مجھے معراج کرائی، میں نے خدا سے بات کی، خدا نے مجھے علیؑ کے بارے میں فرمایا: تحقیق علیؑ تمام مسلمانوں کا سید و مزار ہے، تحقیق کا ولی ہے، سفید چہرے والوں کا قائد ہے۔ (۲)

(۱) حلیلة الاولیاء ج ۱ ص ۲۶. تاریخ بغداد ج ۱۲ ص ۹۸

(۲) مناقب ابن مغازلی ص ۱۰۵. ریاض النصرہ ج ۲ ص ۱۷۷

الحدیث الثالثون (۳۰)

عَنْ عَلْقَمَةِ بْنِ قَيْسٍ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَرِيدَ قَالَا : أَتَيْنَا أَبَا إِيُوبَ الْأَنْصَارِيَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْنَا : يَا أَبَا إِيُوبَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمَكَ بِعَيْنِهِ إِذَا أُوْحَى إِلَى رَاحِلَتِهِ فَنَزَّلَتْ عَلَى بَابِكَ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَيْفًا لَكَ، فَضَيْلَةً مِنَ اللَّهِ فَضَلَّكَ بِهَا فَأَخْبَرَنَا عَنْ مَوَدَّتِكَ لَعَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ؟

قَالَ أَبُو إِيُوبَ : فَأَنِّي أَقْسِمُ لِكُمَا بِالذِّي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، لَقُدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِي فِي هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي أَتَيْنَا فِيهِ وَمَا فِي الْبَيْتِ غَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ، وَعَلَى جَالِسٍ عَنْ يَمِينِهِ، وَأَنَا جَالِسٌ عَنْ يَسِيرَةِ، وَأَنْسُ بْنُ مَالِكٍ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ إِذَا تَحَرَّكَ الْبَابُ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَنْسُ أَنْظُرْ مَنْ فِي الْبَابِ . فَخَرَجَ أَنْسُ فَنَظَرَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا عَمَّارٌ .

قالَ إِفْتَاحُ الْبَابِ لِعَمَّارِ الطَّيِّبِ الْمُطَيِّبِ .

فَتَهَّجَ أَنْسُ الْبَابَ فَدَخَلَ عَمَّارُ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَرَحِبَ بِهِ، ثُمَّ قَالَ :

يَا عَمَّارُ! إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِي فِي أُمَّتِي هَنَّاْتُ حَتَّى
يَخْتَلِفُ السَّيِّفُ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَ حَتَّى يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَ حَتَّى
يَبْرُءَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ . فَإِذَا رَأَيْتَ ذَلِكَ فَعَلَيْكَ بِهِذَا الْأَصْلَعُ عَنْ
يَمْبِيسي، يَعْنِي عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ التَّابِعِيِّ فَإِنَّ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيَا [وَ
سَلَكَ عَلَيِّي، وَادِيَا] فَاسْلُكْ وَادِيَ عَلَيِّ وَ خَلَ عَنِ النَّاسِ .

يَا عَمَّارُ! إِنَّ عَلِيًّا لَا يَرُدُّكَ عَنْ هُدْيِي، وَ لَا يَدْلُكَ عَلَى
رَدِيِّ .

يَا عَمَّارُ! طَاعَةُ عَلِيٍّ طَاعَتِي، وَ طَاعَتِي طَاعَةُ اللَّهِ
عَزَّ وَ جَلَّ .

عقلہ ابن قیس اور اسود ابن زید کہتے ہیں کہ ہم ابواب انصاری کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابواب خدا نے تجھے یہ عزت عطا فرمائی ہے کہ خدا نے اپنے پیغمبر کی سواری کو حکم دیا کہ وہ تیرے دروازے پر بیٹھے اور حضور ﷺ تمہارے مہمان تھے۔ یہ اللہ کی طرف سے فضیلت ہے جس سے خدا نے تجھے نوازا ہے پس آپ علیؓ کی مودت جو آپ کے دل میں ہے اس کی ہمیں

الحدیث الثالثون (۳۰)

عَنْ عَلْقَمَةِ بْنِ قَيْسٍ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا : أَتَيْنَا أَبَا^ا
أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْنَا :
يَا أَبَا أَيُّوبَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمَكَ بِنَيْتِهِ إِذْ أَوْحَى إِلَى
رَاحِلَتِهِ فَنَزَّلَتْ عَلَى يَابِكَ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَيْفًا لَكَ،
فَضَيْلَةً مِنَ اللَّهِ فَضَّلَكَ بِهَا فَأَخْبَرَنَا عَنْ مَوْدَتِكَ لَعَلَى بْنِ أَبِي
طَالِبٍ؟

قَالَ أَبُو أَيُّوبَ : فَإِنِّي أُقْسِمُ لِكُمَا بِالذِّي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، لَقَدْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِي فِي هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي أَتَتْمَا فِيهِ وَمَا فِي
الْبَيْتِ غَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ، وَعَلَى جَالِسٍ عَنْ يَمِينِهِ، وَأَنَا جَالِسٌ عَنْ
يَسَارِهِ، وَأَنْسُ بْنُ مَالِكٍ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ إِذْ تَحَرَّكَ الْبَابُ .

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَنْسُ اُنْظُرْ مَنْ فِي الْبَابِ .

فَخَرَجَ أَنْسُ فَنَظَرَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا عَمَّارٌ .

قَالَ إِنْتَاهَ الْبَابَ لِعَمَّارِ الطَّيِّبِ الْمُطَيِّبِ .

فَفَتَحَ أَنْسُ الْبَابَ فَدَخَلَ عَمَّارٌ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَرَحِبَ بِهِ، ثُمَّ قَالَ :

يَا عَمَّارُا إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِنِي فِي أَمْتِي هَنَّاتٌ حَتَّى
يَخْتَلِفُ السَّيِّفُ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَ حَتَّى يُقْتَلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَ حَتَّى
يَبْرُءَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ . فَإِذَا رَأَيْتَ ذَلِكَ فَعَلَيْكَ بِهَذَا الْأَصْلَعُ عَنْ
يَمِينِي، يَعْنِي عَلَيْيِ بْنَ أَبِي طَالِبٍ اللَّهِ يَعْلَمُ فَإِنَّ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيَا [وَ
سَلَكَ عَلَيِّ، وَادِيَا] فَاسْلُكْ وَادِيَ عَلَيِّ وَخُلِّ عَنِ النَّاسِ .

يَا عَمَّارُا إِنَّ عَلَيِّا لَا يَرُدُّكَ عَنْ هُدْيِي، وَ لَا يَدْلُكَ عَلَى

رَدَى .

يَا عَمَّارُا طَاعَةُ عَلَيِّ طَاعَتِي، وَ طَاعَتِي طَاعَةُ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ .

عاقِلہ اپنی قیس اور اسود اہن زیر زید کہتے ہیں کہ تم ابوالایوب انصاری کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابوالایوب خدا نے تجھے یہ عزت عطا فرمائی ہے کہ خدا نے اپنے پیغمبر کی سواری کو حکم دیا کہ وہ تیرے دروازے پر پیشے اور حضور ﷺ تمہارے مہمان تھے۔ یہ اللہ کی طرف سے فضیلت ہے جس سے خدا نے تجھے نواز ہے پس آپ علیؓ کی موؤت جو آپ کے دل میں ہے اس کی نہیں

خبر دیں۔

ابوالیبؓ نے کہا: میں تمہارے سامنے اس کی قسم لکھتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معہود نہیں کہ رسول خدا ﷺ میرے ساتھ اس کرہ میں تھے جہاں اب تم ہو جرہ میں پیغمبر اکرم ﷺ تھے علیؓ حضور ﷺ کے دائیں بیٹھے تھے اور میں باکیں بیٹھا تھا اور انس بن مالک سامنے کھڑا تھا کہ اچانک دروازے میں حرکت ہوئی، حضرت نے فرمایا: انسؓ دیکھ دروازے پر کون ہے؟

انسؓ پاہر نکلے دیکھ کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ عمار ہے۔

فرمایا: پاک و پاکیزہ عمار کے لئے دروازہ کھولو۔

اس نے دروازہ کھولا، عمار داعل ہوئے، پیغمبر ﷺ پر سلام کیا، پیغمبر ﷺ نے اس کو خوش آمدید کہا، پھر فرمایا: اے عمار! میرے بعد عنقریب میری امت میں شدائد اور برے عظیم امور ہوں گے، حتیٰ کہ تلواریں چلیں گی، یہاں تک کہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے سے بیزار ہو جائیں گے جب تم ان حالات کو دیکھو تو میرے دائیں طرف بیٹھے ہوئے کا دامن پکڑے رہنا یعنی علیؓ ابن ابی طالبؓ۔

اگر سارے لوگ ایک وادی میں چلیں اور علیؓ دوسری وادی میں چلیں تو تم اسی وادی میں چلنا جس میں علیؓ ہوں اور باقی تمام لوگوں کو چھوڑ دینا۔

اے عمار! علیؓ پہدایت سے نہیں ہٹائے گا اور ہلاکت کی راہ نہیں دکھائے گا۔

اے عمار! علیؓ کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ (۱)

الحدیث الحادی والثلاثون (۳۱)

عَنْ ثُوبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : شَهِدْتُ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ

وَقَدْ أَقْبَلَ إِلَيَّ الشَّيْءُ قَالَ جِبْرِيلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ :

يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكُمْ هَذَا عَلَيْيَ قَدْ جَاءَ

الْهُدَى، وَ قَائِدَ الْبَرَّةِ وَ قَاتِلُ الْفَجْرِ

وَالْتَّوْحِيدِ، النَّافِعُ عَنِ اللَّهِ الْجُورُ

يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكُمْ ! إِنَّ مَلَائِكَةَ عَلَىٰ يَقْتَخْرُونَ عَلَى سَائِرِ

الْمَلَائِكَةِ، لِأَنَّهُمْ مَا كَتَبُوا عَلَىٰ عَلَىٰ كَذِبَاهُ وَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عَلَىٰ عَلَىٰ [فَأَخْبَرَهُ] بِمَقَالَةِ جِبْرِيلٍ .

فَقَالَ عَلَىٰ : إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يُعَذِّبَنِي فَأَنَا عَبْدُهُ، وَ إِنْ شَاءَ

أَنْ يَرْحَمَنِي فَبِتَفَضُّلِ مِنْهُ عَلَىٰ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ : قَالَ لِي جِبْرِيلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : لَقَدْ آتَى رَبِّنَا

الرَّحْمَنُ عَلَىٰ نَفْسِهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ عَلَيْاً بِالنَّارِ، وَ لَا شَيْعَتَهُ، وَ لَا

چهل حدیث فضائل حضرت علیؓ اور دلچسپ حکایات
اُجیبائۃ اُبداً۔

61

قالَ أَبُو رَبِيعَةُ : مَعْنَى الِّرِبَّنَا : حَلْفٌ، وَأَوْجَبٌ .

ثوبان کہتے ہیں میں نے علیؓ کو دیکھا کہ پیغمبر کی طرف آرہے تھے جبرايل، حضور اکرم ﷺ کے دامیں طرف کھڑے تھے۔ جبرايل نے کہا: یا محمد ﷺ! یہ جعلی آرام سے چلتے ہوئے آرہے ہیں یہ:

ہدایت کے امام،
نیک لوگوں کے قائد،

فاجروں کے قتل کرنے والے،
اللہ کی توحید و عدل کے ساتھ کلام کرنے والے
او ز خدا سے ظلم و جور کی نفی کرنے والے ہیں۔

اے محمد ﷺ! علیؓ کے اعمال لکھنے والے فرشتے باقی فرشتوں پر فخر کرتے ہیں کیونکہ کبھی انہوں نے علیؓ کا چھوٹ نہیں لکھا۔

رسالت مآب ﷺ علیؓ طرف بڑھے اور جبرايل کی گفتگو کی علیؓ کو خبر دی۔

علیؓ نے فرمایا: اگر خدا مجھے عذاب دینا چاہے تو میں اس کا بندہ ہوں اور اگر رحم کرنا چاہے تو یہ اس کی طرف سے مجھ پر فضل ہوگا۔

بنی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبرايل نے مجھے کہا ہے: ہمارے رب رحمن نے قسم کھاتی ہے اور اپنے اوپر واجب قرار دیا ہے کہ وہ علیؓ، اس کے شیعوں کو اور محبوں کو آنگ میں نہیں ڈالے گا۔

الحدیث الثاني والثلاثون (۳۲)

عَنْ بَهْرَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْيَةَ
قَالَ : قَالَ : رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
يَا عَلِيُّ ! مَا كُنْتُ أَبْالِي مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي وَ هُوَ يُبْغِضُكَ
مَاتَ يَهُودِيًا أَوْ نَصَارَانِيًّا .

قَالَ : مُحَمَّدُ الْحَارِثُ، قَالَ يَزِيدُ بْنُ رَبِيعٍ : قُلْتُ لِبَهْرَ بْنِ
حَكِيمٍ : بِاللَّهِ أَبُوكَ حَدَّثَكَ عَنْ جَدِّكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا
الْحَدِيثِ؟

قَالَ : نَعَمْ، وَ إِلَّا فَسَمِّرَ اللَّهُ أَذْنِيَهُ بِمُسْمَارٍ مِنْ نَارٍ .
معاویہ ابن جیدہ کہتے ہیں کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے علیؑ سے فرمایا علیؑ مجھے کوئی پرواہ نہیں
اس شخص کی جو میری امت میں سے تم سے دشمنی رکھے، وہ یہودی ہو کر مرنے یا نصرانی ہو کر
مرے۔

محمد ابن حارث کہتا ہے: یزید ابن ذرع نے کہا کہ میں نے بہر ابن حکیم سے پوچھا
تجھے خدا کی قسم وے کر پوچھتا ہوں کیا تیرے باپ نے تیرے دادا کی طرف سے یہ حدیث پیغمبر

اکرم ﷺ سے نقل کی ہے؟

اس نے کہا: اگر یہ حدیث پیغمبر اکرم ﷺ سے نہ ہو تو خدا میرے دادا کے کانوں میں

آگ کی تنگ گزارے۔ (۱)

الحدیث الثالث والثلاثون (۳۳)

عَنْ أَبِي لَيْلَى الْغَفَارِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : سَتَكُونُ مِنْ بَعْدِي فِتْنَةٌ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَالْزَمْوَاعَلَى بْنَ أَبِي طَالِبٍ ، فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ يَرَانِي ، وَأَوَّلُ مَنْ يُصَاحِفُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَهُوَ الصَّدِيقُ الْأَكْبَرُ ، وَهُوَ فَارُوقٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ ، يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ ، وَهُوَ يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ ، وَالْمَالُ يَعْسُوبُ الْمُنَافِقِينَ .

ابویلی غفاری نقل کرتے ہیں میں نے رسول خدا ﷺ سے شاہپ فرماتے تھے:
 عنقریب میری امت میں ایک فتنہ کھڑا ہو گا جب ایسی حالت ہو تو علی کا دامن نہ چھوڑتا
 کیونکہ

(۱) میزان الاعتدال ص ۲۳۶ لسان المیزان ج ۲ ص ۹۰

چیل حدیث فضائل حضرت ﷺ اور صحیب حکایات

قیامت میں سب سے پہلے مجھ دیکھنے والا اور مجھ سے مصافہ کرنے والا علی ہوگا۔
 علی صدیق اکبر ہے،
 اس امت کا فاروق ہے، جو حق و باطل کے درمیان جدائی ذات ہے،
 علی مونتوں کا سردار اور بادشاہ ہے، مال و دولت منافقوں کا بادشاہ ہے۔ (۱)

الحدیث الرابع والثلاثون (۳۳)

عَنْ أَبِي الْحَمْرَاءِ، قَالَ : رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
 لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ نَظَرْتُ إِلَى سَاقِ الْعَرْشِ، فَإِذَا عَلَيْهِ
 مُكْتُوبٌ :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ، أَيَّدُهُ اللَّهُ بِعَلَيِّي، وَنَصَرَهُ
 بِهِ .

ابوالحراء کہتے ہیں کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: جب مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو
 میں نے عرش کے ستون پر لکھا ہوا دیکھا: اللہ کے علاوہ کوئی معبد نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں، میں
 نے علی کے ذریعے پیغمبر کی تائید کی ہے اور علی کے ذریعے پیغمبر کی مدد کی ہے۔ (۲)

(۱) مناقب شهر آشوب ج ۳ ص ۹۱ ارج المطالب ص ۲۳

(۲) مناقب ابن مغازلی ص ۳۹ احراق الحق ج ۲ ص ۱۳۹

الحدیث الخامس والثلاثون (۳۵)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ : رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلَيِّ التَّكْبِيرَ :

يَا عَلَيْ! قُلْ : اللَّهُمَّ إِحْجَعْ لِيْ عَهْدًا وَفِيْ صُدُورِ الْمُؤْمِنِينَ
مَوَدَّةً، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَىْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحَاتِ
سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وَدًا) (۱)

براء ابن عازب کا پیان ہے: تغمیرا کرم ﷺ نے علیؑ سے فرمایا:
اے علیؑ! کہئے: اے اللہ! میرے لئے عہد قرار دے،
اور مونوں کے دلوں میں میری محبت قرار دے۔

راوی کہتا ہے: خدا نے اسی وقت یہ آیت مجیدہ نازل فرمائی ”إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ
عَمِلُوا الصَّلِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وَدًا“ (سورہ مریم ۹۶) یعنی وہ لوگ جو ایمان
لائے اور عمل صالح انجام دیا غقریب خدا ان کی مودت دلوں میں قرار دے گا۔ (۲)

(۱) سورہ مریم ۹۶

(۲) عمدة البيان ۱۵۱، تفسیر فرات کوفی ص ۸۸

الحدیث الثامن والثلاثون (۳۸)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ أَبِي حَيْثَمَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :

قَالَ : رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضُرِبَتْ لِيْ قُبَّةُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ مِنْ

دَرَّةٍ بِيُضَاءِ

وَ ضُرِبَتْ عَنْ يَسَارِ الْعَرْشِ قُبَّةُ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءٍ

لَا يُرَا هِيمٌ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ

وَ ضُرِبَتْ بَيْنَهُمَا قُبَّةٌ مِنْ دَرَّةٍ حَضْرَاءٍ لِعَلَيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

فَمَا ظَلَنَكَ بِحَبِيبٍ بَيْنَ حَبِيبَيْنِ؟

سهل ابن ابی حیثمة اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

”جب قیامت کا دن ہو گا تو عرش کے دائیں طرف میرے لئے موتیوں سے بنا ہو اقبہ

لگایا جائے گا،

عرش کی دائیں جانب سرخ یاقوت سے بنا ہو اقبہ حضرت ابراہیم کے لئے لگایا جائے

گا،

ان دونوں کے درمیان بزر موتیوں والا قبیلی کے لئے لگایا جائے گا،

پس تیراں جبیب کے بارے میں کیا خیال جود و جبیوں کے درمیان ہو۔ (۱)

الحدیث التاسع والثلاثون (۳۹)

عَنْ أَبْنَىْ عُمْرَ، قَالَ : أَخِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ
قَالَ :

فَجَاءَ عَلَيْيَ تَدْمُعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِيْتَ
بَيْنَ أَصْحَابِكَ - أَوْ قَالَ أَصْحَابِي - وَلَمْ تُوازِنْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدِي .
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں بھائی چارہ قائم فرمایا؛ علی رو تے ہوئے آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اپنے صحابیوں کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا یا یوں عرض کی کہ آپ نے میرے ساتھیوں کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن آپ نے مجھ کسی کا بھائی نہیں بنا�ا؟

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔ (۲)

(۱) امالی طوسی ج ۲ ص ۱۰۴ ریاض النصرہ ج ۲ ص ۲۱۱

(۲) ترمذی ج ۵ ص ۶۳۶ طرائف ج ۱ ص ۲۲

الحدیث الاربعون (۴۰)

عَنْ أَبِي ثَابِتٍ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ، قَالَ : سَمِعْتُ أَمْرَ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : عَلَى النَّعْلَاءِ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَهُ، لَئِنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرْدَا عَلَى الْحَوْضِ .

ابو ثابت الاوز را کاغلام کہتا ہے میں نے ام سلمہ سے سن جو فرماتی ہیں: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بارہا میں نے سنا کہ فرماتے تھے: ”علیٰ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیٰ کے ساتھ۔ یہ دونوں حوض کو شرپ وارد ہونے تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہو گے۔“ (۱)

(۱)مناقب خوارزمی ص ۱۱۰ کشف الغمة ج ۱ ص ۱۲۸

مناقب حضرت علیؓ کی دلچسپ حکایات

پہلی حکایت

عبدالواحد ابن زید کہتے ہیں کہ میں حج کے لیے گیا تھا میں طواف میں تھا کہ دو لاٹ کیوں کو دیکھا جو کنیماں کے پاس کھڑی ہیں ایک اپنی بہن سے کہہ رہی تھی:

اس کے حق کی قسم جو پیغمبر کی وصیت کے لئے منتخب ہے،
برا بر فیصلہ کرنے والا ہے اور فیصلے میں عدالت کرنے والا ہے،
جس کی بنیاد عالی ہے،
جس کی نیت صحیح ہے،
فاطمہ مرضیہؓ کا شوہر ہے بات اس طرح نہیں تھی۔

عبدالواحد کہتا ہے: میں سن رہا تھا، میں نے پوچھا: اے دشیزہ یہ صفات کس کی ہیں؟
کہنے لگی: قسم خدا کی! وہ تمام نشانیوں کا نشان ہے، باب الاحکام ہے، قسمیم الجنۃ
والنار ہے، کفار و فجار کا قاتل ہے، امست میں ربائی ہے، ائمہ کا رئیس ہے، وہ امیر المؤمنین، امام
السلمین غالب شیر ہے، ابو الحسن علی ابن ابی طالب ہے۔
میں نے پوچھا: تو علیؓ کو کیوں کر پہنچاتی ہے؟
اس نے کہا: میں اس کو کیسے نہ پہنچاؤں جبکہ میرا باپ اس کے سامنے جنگ صفين میں
قتل ہوا۔

ایک دن حضرت علیؓ امیری ماں کے پاس آئے اور کہا: اے ٹیموں کی ماں تمہارا کیا

حال ہے؟

میری ماں نے کہا: میں خیریت سے ہوں یا امیر المؤمنین۔

پھر میری ماں مجھے اور میری بہن کو مولا علیؓ کے سامنے لائی مجھے چیپ کی بیماری تھی جس کی وجہ سے خدا کی قسم میری بصارت چل گئی تھی۔ جب حضرتؐ نے میری طرف دیکھا تو ایک آہ بھری پھر یہ اشعار کہئے:

ما إن تأوهت من شيء رزيت به

كما تأوهت للأطفال في الصغر

قد مات والدهم من كان يكفلهم

في النائبات وفي الأسفار والحضر

ترجمہ:

میں نے کبھی کسی مصیبت پر کبھی اس طرح آہ نہیں بھری جس طرح ان چھوٹے بچوں کے لئے آہ بھری ہے جن کی کفالت کرنے والا باپ فوت ہو گیا جو ان کی ہر مصیبت میں، سفر و حضر میں کفالت کرتا تھا۔

پھر حضرتؐ نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اُسی وقت فوراً میری بصارت لوٹ آئی۔ اے میرے بھائی کے میئے! اب میں اندھیری رات میں بھاگنے والے اونٹ کو دیکھ سکتی ہوں۔ یہ سب کچھ امیر المؤمنینؓ کی برکت سے ہوا۔

(نصرف یہ کہ میری بصارت واپس لوٹائی بلکہ) پھر حضرتؐ نے بیت المال سے کچھ مال دیا اور جمارے دلوں کو خوش کیا اور واپس چلے گئے۔

عبد الواحد کہتا ہے کہ میں نے جب یہ سناؤ میں نے اپنے اخراجات میں سے ایک دینا رائٹھا کر اس کو دیا اور کہا کہ اے پچی یہ لے لو مشکل وقت میں اس سے مدد لینا۔
 اس پچی نے کہا کہ اے مرد خدا! ہم سے دور ہو جا ہم پر بہترین ماسلف نے بہترین شخص کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے۔ خدا کی قسم! ہم آج ابو محمد حسن ابن علیؓ کے عیال میں ہیں۔
 پس وہ لڑکی واپس پہنچی اور یہ شعر پڑھنے لگی:

مَانِيْطُ حَبْ عَلَىٰ فِي خَنَاقِ فَتَىٰ
 إِلَّا لَهُ شَهَدَتْ بِالنِّعْمَةِ النِّعْمَ
 وَ لَا لَهُ قَدْمٌ زَلَّ الْزَمَانَ بِهِ
 إِلَّا لَهُ أَثْبَتَ مِنْ بَعْدِهَا قَدْرَهُ
 مَا سَرَنِي أَنْ أَكُنْ مِنْ غَيْرِ شَيْعَتِهِ
 لَوْ أَنْ لَيْ مَا حَوْتَهُ الْعَرَبُ وَالْعَجمُ

ترجمہ:

کسی جوان مرد کے گلے میں علیؓ کی محبت کا پھند انہیں ڈالا گیا مگر یہ کہ تمام نعمتیں اس کی گواہی دینی ہیں اور اس کا زمانے نے ایک قدم نہیں پھسلا یا مگر یہ کہ اس کا دوسرا قدم ثابت رہا اگر عرب و عجم کی تمام نعمتیں اور دولت میرے پاس ہوں لیکن اگر میں علیؓ کی شیعہ نہ ہوں تو یہ ساری دولت مجھے خوش نہیں کر سکتی۔ (۱)

(۱) بشارۃ المصطفیٰ ص ۸۶ ثاقب المناقب ص ۲۰۰

دوسری حکایت

اعمش کہتے ہیں کہ بیت اللہ الحرام کے حج پر گیا ہوا تھا میں ایک منزل پر اتراتو میں نے اچانک ایک عورت کو دیکھا جو نابینا تھی اور کہر رہی تھی: اے وہ ذات! جس نے علی پر سورج کو غائب ہونے کے بعد سفید اور صاف حالت میں پلانیا؛ میری بصارت کو پلانا دے۔

اعمش کہتے ہیں: اس عورت کی بات مجھ کو اچھی لگی، میں نے دو دینار نکالے اور اس عورت کو دیئے اس نے ان کو ہاتھ سے چھو اور پھر میری طرف پھینک دیئے اور کہنے لگی: اے مرد خدا تو نے مجھے غریب اور فقیر سمجھ کر حقیر سمجھا افسوس ہے تم پر۔ جو آل محمد ﷺ کی ولایت رکھتا ہو وہ حقیر نہیں ہوتا۔

اعمش کہتے ہیں: میں حج پر چلا گیا، حج ادا کیا، جب میں اپنے گھر کی طرف واپس آ رہا تھا تو مجھے سب سے زیادہ فکر اس عورت کی تھی جب میں اس جگہ پہنچا تو دیکھا کہ اس عورت کی دونوں آنکھیں صحیح ہیں اور دیکھ رہی ہے تو میں نے اس سے پوچھا: علیؑ کی محبت نے تیرے سا تھر کیا سلوک کیا؟

کہنے لگی: اے مرد خدا! میں چھر راتوں تک خدا کو قسم دیتی رہی (دعا بانگتی رہی) جب ساتویں رات ہوئی جو جمعہ کی رات تھی خواب میں ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا: اے خاتون! تو علیؑ سے محبت رکھتی ہے؟

میں نے کہا: ہاں!

چهل حدیث فضائل حضرت علیؓ اور پیغمبر ﷺ کی حکایات

اس نے مجھ سے کہا: اپنا ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھواو (جب میں نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا تو اس نے یوں دعا کی اور) کہا: اے اللہ! اگر یہ عورت پچ دل سے علیؑ سے محبت رکھتی ہے تو اس کی آنکھیں پلنادے۔

پھر اس نے مجھ سے کہا: اپنا ہاتھ آنکھوں سے ہٹالے۔

میں نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو میں خواب کی حالت میں اس مرد کے سامنے کھڑی تھی میں نے پوچھا تو کون ہے کہ خدا نے تیرے ذریعے سے مجھ پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔

اس نے جواب میں کہا: میں حضرت ہوں اور مجھ سے کہا کہ علیؑ سے محبت رکھ کیونکہ علیؑ کی

محبت تجھے دنیا میں آفات سے بچائے گی اور آنحضرت میں آگ سے۔ (۱)

تیسرا حکایت

حبیب ابن ابی ثابت کا بیان ہے جب معاویہ کی بیعت ہوئی تو اس نے خطبہ دیا اور علیؑ اور امام حسنؑ کے بارے میں بھی ناسزا کہا: امام حسینؑ اُمّھے ناکہ معاویہ کو روکیں۔ امام حسنؑ نے ہاتھ پکڑ کر ان کو بخدا دیا، پھر امام حسنؑ خود اُمّھے اور کہا:

اے علیؑ کا تذکرہ کرنے والے میں حسنؑ ہوں اور میرا بابا علیؑ ہے۔

تم معاویہ ہے اور تیرا بابا صخر ہے،

میری ماں فاطمہ ہے اور تیری ماں ہند ہے،

میرا نا رسول اللہ ﷺ اور تیرا نا حرب ہے،

(۱) مدینۃ المعاجز ۱۰۵، تفسیر فرات ص ۹۹

میری نانی خدیجہ اور تیری نانی قتیلہ ہے،

پس خدا عنت کرے اس پر جس کا ذکر پوشیدہ ہو،

جس کا حسب و نسب لائق ملامت ہو،

جو قدیم الایام سے بر اشیف ہو،

جو کفر و فاق کے ظاظ سے قدیمی ہو یعنی سابقہ حالت کفر پر ہو اور متنا فقت پر ہو۔

مسجد میں بیٹھنے والوں کے کچھ گروہ نے حضرت امام حسن علیہ السلام کی اس بدعداع پر آمین کی۔

ابن معین نے کہا: میں کہتا ہوں آمین

ابن عبد الصمد نے کہا: میں کہتا ہوں آمین

قاضی نے ہمیں کہا: میں کہتا ہوں آمین تم بھی کہوا آمین

محمد ابن عبد اللہ الحافظ نے کہا: میں کہتا ہوں آمین

سید اور حیری نے کہا: ہم کہتے ہیں آمین آمین آمین

شیخ امداد عبدر جمان نے کہا: میں کہتا ہوں آمین آمین

فرشته کہتے ہیں: آمین

سید اصفی کہتا ہے: میں کہتا ہوں آمین اللہم آمین

ابن بابویہ کہتے ہیں: میں کہتا ہوں آمین ثم آمین ثم آمین ثم آمین و انا

اقول آمین ثم آمین (ان سب راویوں نے آمین کی) (۱)

(۱) مقاتل الطالبين ص ۳۶ - ارشاد القلوب ۲۱

چوتھی حکایت

علی ابن محمد کہتے ہیں کہ میں نے ابوالاسود دؤولی کی بیٹی کو دیکھا جس کے آگے سفید بھوجر اور گنگی کا حلوا رکھا تھا۔ بچی نے کہا: بابا مجھے کھلائی تے، اس (ابوالاسود دؤولی) نے کہا: منہ کھلوا اور اس کے منہ میں ایک بادام کے برابر حلوا رکھا، پھر بیٹی نے کہا: بابا آپ کو بھجو رکھانی چاہئے کیونکہ وہ زیادہ فائدہ مند اور سیر کرنے والی ہے۔

ابوالاسود دؤولی نے کہا: یہ طعام معاذیہ نے علی کی محبت سے ہٹانے اور دھوکہ دینے کے لئے بھیجا ہے۔

وہ بچی کہنے لگی: خدا اس کا برآ کرے کیا وہ زعفران میں ملی ہوئی شہد کے ذریعہ سید مطہر کے بارے میں دھوکہ دینا چاہتا ہے بربادی ہواں کے بھیجنے والے اور کھانے والے کے لئے پھر اس لڑکی نے اپنے حلقت میں انگلی ناری اور جو کھایا تھا اسے قٹ کر کے کٹاں دیا اور روتے ہوئے یہ اشعار کہے:

أبا لشہد المزعفر يا ابن هند

نبیع إليك إسلاماً و ديننا

فلا والله ليس بكون هذا

و مولانا أمير المؤمنينا

اے ہند کے بیٹے کیا زعفران والی شہد کے ذریعے ہم
تیرے پاس اپنا اسلام دین تھیں دیں گے خدا کی قسم ایسا
نہیں ہو گا ہمارا مولا امیر المؤمنین ہے۔ (۱)

پانچوں حکایت

روجی ابن حماد الحارقی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عینیہ سے پوچھا: مجھے بتائیے آئیت "سأَلَ سَائِلٌ" (۲) کس کے بارے میں نازل ہوئی؟

سفیان نے کہا: تو نے مجھے سے ایسی بات پوچھی ہے جو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی میں نے اس آئیت کے بارے میں امام حعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا تو امام نے مجھ سے فرمایا کہ تو نے ایسی بات پوچھی ہے جو پہلے کسی نے نہیں پوچھی اور فرمایا میرے باپ نے اپنے آباء طاہرین سے نقل کرتے ہوئے بتایا جب پیغمبر ﷺ الوداع کے بعد غدری خم پر اترے، لوگوں کو ندادی، لوگ جمع ہوئے، پھر فرمایا: لوگو! کیا میں نے رسالت تم تک نہیں پہنچائی؟

سب نے کہا: یقیناً پہنچائی ہے۔

پھر فرمایا: کیا میں نے تمہیں فتحت نہیں کی؟

سب نے کہا: ہاں یقیناً کی ہے۔

(۱) سفینۃ البخاری ج ۱ ص ۴۷۹

(۲) سورہ معارج.....۱

پھر حضرتؐ نے علیؓ کے بازو کو پکڑا اور اتنا بلند کیا کہ دونوں کے بازوں کی سفیدی نظر

آن لگی۔

پھر فرمایا: لوگو!

جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؓ مولا ہے۔

خدا یا! اس سے محبت کر جو علیؓ سے محبت کرے

اور اس سے دشمنی رکھ جو علیؓ سے دشمنی رکھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیهم السلام نے فرمایا: یہ خبر بھیل گئی جب یہ خبر حارث بن نعمان فہری

تک پہنچی تو وہ اپنی ناق پر سوار ہو کر واوی میں پہنچا، اپنی ناقہ کو بٹھایا، اُتر کر اس کو باندھ دیا، حضور

اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچا، حضرت اپنے اصحاب کے درمیان تھے

وہ (حارث بن نعمان فہری) کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! اس خدا کی قسم جس کے سوا

کوئی معبد نہیں آپ نے ہمیں لا الہ الا اللہ کی گواہی کا حکم دیا ہے، ہم نے گواہی دی، پھر ہمیں حکم دیا

کہ گواہی دین میں اللہ کا رسول ہوں ہم نے گواہی دی، پھر یا نیچ نمازوں کا حکم دیا ہم نے پڑھیں،

پھر ماہ رمضان کے روزوں کا حکم دیا ہم نے روزے رکھے، پھر ہمیں زکوٰۃ کا حکم دیا ہم نے ادا کی،

پھر حج کا حکم دیا ہم نے انجام دیا، پھر تم اس پر بھی راضی تھے ہوئے اور اپنے بچا زادکو ہم پر حاکم ہنا دیا

اور تم نے کہا: ”من کنت مولا فهذا علی مولا“ کیا یہ تمہاری طرف سے ہے یا اللہ کی طرف

سے؟

حضرتؐ نے فرمایا: یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

راوی کہتا ہے کہ حارث بن نعمان غصہ کی حالت میں کھڑا ہوا اور یہ کہتا ہوا روانہ ہوا

”بِالْهَمَا جو کچھ محمد نے کہا ہے اگر حق ہے تو مجھے فرائض اور اذاب نازل فرمَا“

چهل حدیث فضائل حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم اور رجسٹر کیا تھا

81

پھر وادی کی طرف آیا، اپنی ناقہ کی مہار کو کھولدا اور اس پر سوار ہوا جب وادی کے درمیان پہنچا تو خدا نے ایک پتھر پھینکا جو اس کے دماغ کے درمیان میں لگا اور پاخانے کے مقام سے قفل گیا پس مردہ حالت میں گرا۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی ”سال سائل“ یعنی سوال کرنے والے نے سوال کیا ایسے عذاب کا جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے جس کو کوئی نہیں روک سکتا۔

ابوسحاح شجاعی اہل حدیث کے امام نے اپنی تفسیر میں اس حکایت کو نقل کیا ہے۔ (۱)

بصطفیٰ حکایت

ابوصاحح راوی ہے کہ ضرار بن ضمرہ کنانی معاویہ کے پاس آیا معاویہ نے ضرار سے کہا:
علیٰ کے اوصاف بیان کرو۔

ضرار نے کہا: مجھے معاف رکھ۔

معاویہ نے کہا: معاف نہیں کروں گا۔

ضرار نے کہا: اگر اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں تو سن
علیٰ بڑی عظمت کے مالک تھے،

نہایت طاقتور تھے،

بات اہل کرتے تھے،

(۱) تفسیر شعبی ج ۲ ص ۲۳۳، الفدیر ج ۱ ص ۲۳۰

چهل حدیث فضائل حضرت علیؓ اور دلچسپ حکایات

فیصلہ عدل کے ساتھ کرتے تھے،
ان کے وہن مبارک سے علم پھوٹا تھا،
علیؓ کے پہلوؤں سے حکمت بولتی تھی، یا (راوی کا تردید ہے) علیؓ کے داڑھوں سے
حکمت بولتی تھی،
وہ دنیاریا کی رنگینیوں سے وحشت کرتے تھے،
رات اور رات کے اندر ہرے سے (عبادت کے لئے) اُس رکھتے تھے،
خدا کی قسم! علیؓ بہت زیادہ آنسو بہانے والے،
طولاںی فکر کرنے والے،
(اسلام کی دگرگوں حالات پر) کافیسوں ملنے والے تھے،
(دوسروں کو کہنے سے پہلے) اپنے شش کو خطاب فرماتے تھے،
حضرت کو ستالباس اور سخت کھانا پسند تھا،
خدا کی قسم! ہمارے ساتھ ایسے ہی تھے جیسے ہم میں سے ایک ہوں،
جب ہم حضرت کی خدمت میں آتے تو حضرت ہمیں اپنے قریب بھاتے،
جب ہم سوال کرتے تو حواب دیتے،
حضرت کا ہمارے ساتھ لطف و محبت ہونے کے باوجود حضرت کی بہیت ورع کی وجہ
سے ہم بول نہیں سکتے تھے،
جب قسم فرماتے تو یوں لگتا جیسے ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہوں،
دیندار لوگوں کی تنظیم کرتے،
مسکینیوں سے محبت فرماتے،

طاقوت حضرت سے باطل کی طبع نذر کھتا،

کمزور شخص حضرت کے عدل سے مایوس نہ ہوتا،

میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں میں نے حضرت کو بعض مقامات پر دیکھا جب رات اپنے سیاہ پردے ڈال چکی تھی اور ستارے ماند پر چکے تھے جب کہ حضرت محرب عبادت میں کھڑے تھے اپنی ریش مبارک کو پکڑا ہوا تھا اس طرح تپ رہے تھے جس طرح یہا درد سے تپتا ہے، شدت غم وحزن کی حالت میں رور ہے تھے گویا کہ ابھی بھی میں حضرت کی آواز سن رہا ہوں اور حضرت کہہ رہے ہیں: "رینَا رینَا" (ہمارے رب) خضوع زاری کی حالت میں کہہ رہے تھے "رینَا رینَا" پھر دنیا کو خطاب کر کے فرمائے لگے: کیا تو میرے درپے ہونا چاہتی ہے کیوں تو میری مشتاق ہے۔ مجھ سے دور ہو جا، دور ہو جا، دور ہو جا، میرے غیر کو دھوکا دے، تیرا وہ وقت نہ آئے کہ علیٰ تجھے چاہنے لگے، میں نے تجھے تین طلاقیں دے دی ہیں، تیری عمر کوتاہ، تیرے عیش حقیر، تیر امر تباہ کم ہے ہائے افسوس زادراہ کم ہے، سفر طولانی ہے اور اسٹے خوف ناک ہے۔

راوی کہتا ہے: معاویہ کے آنسو اس کی واڑی پر گر رہے تھے، آنسو رو کے پر قادر نہ تھا، اپنے آنسو استین سے صاف کر رہا تھا، تمام لوگ رور ہے تھے

معاویہ نے کہا: خدا کی قسم! ابو الحسن ایسے ہی تھے۔

پھر کہنے لگا: اے ضرار اعلیٰ کے بعد تجھے کتنا غم ہے؟

ضرار نے کہا: میرا غم اس ماں جیسا ہے جس کا ایک ہی بیٹا ہو اور اس کی گود میں ذبح کر دیا جائے، جس کے آنسو کمی خشک نہیں ہوتے، جس کے غم کو سکون نہیں ہوتا۔ پھر ضرار اٹھ کر چلا

گیا۔ (۱)

(۱) امامی صدوق ص ۳۹۹، حلیلة الاولیاء ج ۸۲

ساقویں حکایت

محمد بن منصور طوی کہتے ہم شیخ احمد بن حنبل کے پاس بیٹھے تھے تو ایک مرد نے احمد بن حنبل سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! تمہارا اس حدیث کے بارے میں کیا خیال ہے جو روایت کی جاتی ہے کہ علیؑ نے کہا: میں جنت و دوزخ تقسیم کرنے والا ہوں؟ احمد بن حنبل نے کہا: ہم اس کا انکار نہیں کرتے، کیا ہم پیغمبرؐ سے یہ حدیث نقل نہیں کرتے کہ پیغمبرؐ نے علیؑ سے فرمایا: "تجھے سے فقط مومن محبت رکھے گا اور فقط منافق تجھے سے بعض رکھے گا"

ہم نے کہا: ہاں! یہ حدیث تو ہے۔

احمد بن حنبل نے پوچھا: (بروز قیامت) مومن کہاں ہوگا؟
منافق نے کہا: جنت میں۔

احمد بن حنبل نے پھر پوچھا: منافق کہاں ہوگا؟
کہا: جہنم میں۔

تو احمد بن حنبل نے کہا: پھر تو علیؑ جنت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہوئے۔ (۱)

(۱) طبقات الحنابله ۱ ص ۳۲۰

اٹھویں حکایت

محمد ابن منصور کہتا ہے: میں نے شیخ ابن حبیل سے سنا کہ وہ ہمیشہ کہتے تھے کہ کسی کے استئن فضائل نقل نہیں ہوئے جتنے علیؓ کے فضائل نقل ہوئے ہیں۔ (۱)

نوبیں حکایت

جاحظ کہتا ہے کہ میں نے نظام سے سنا ہو کہتا تھا: علیؓ بولنے والے کے لئے امتحان ہے اگر علیؓ کے فضائل کا حق پورا ادا کریں تو انسان غالی ہو جاتا ہے اور اگر حق میں کمی کریں تو گناہگار اور کمی کرنے والے ہوتے ہیں اور درمیانی منزل نہایت باریک حق وزن اور دشوار ہے جس کے لئے زبان کی تیزی چاہئے اس مشکل منزل کو ذکر کرنے کے لئے اور اس چوٹی کو سر کرنے کے لئے نہایت ہی ماہر اور نہایت ہی عقائد شخص کی ضرورت ہے۔ (۲)

(۱) بخاری جلد ۲ ص ۱۴۳ مذاقب خوارزمی ص ۳۲

(۲) مسلسلات ص ۱۱۳، امامی طوی ج ۲ ص ۲۰

وسویں حکایت

قادہ کہتے ہیں کہ اروٹی بنت حارث ابن عبد المطلب جب بہت بڑھی ہو چکی تھی مدد نے
میں معاویہ کے پاس آئی معاویہ نے اس کو دیکھ کر کہا: اے خالہ خوش آمدید میرے بعد تیری کیا
حالت ہے؟

وہ کہنے لگی: اے سنتیج تیرا کیا حال ہے تو نعمت کا انکار کیا اور پچھا کے بیٹے کا ساتھ

برے طریقے سے نہالیا،

جو تیرا نام نہیں تھا وہ نام تو نے رکھ لیا ہے،

وہ جو تیرا حق نہیں تھا اس کو لے لیا پھر اس کے کہ تو نے کوئی مصائب برداشت کئے

ہوں،

نہ تیرے آباء و اجداد نے ہمارے دین میں کوئی مصیبت برداشت کی،
پیغمبر کے ساتھ تمہارا کوئی سابقہ تعلق بھی نہیں بلکہ جو کچھ پیغمبر لائے تم نے اس کا انکار

کیا،

خدا تمہارے اجداد کو ہلاک کرے تم نے غزوہ و پیغمبر کی وجہ سے اپنے منہ کو ٹیڑھا کیے رکھا

حتیٰ کہ خدا نے حق کو اہل کی طرف پلٹا دیا،

پس ہماری بات غالب رہی اور جس نے ہمارے رسول سے شفیعی کی اس کے مقابلے

میں خدا نے پیغمبر کی مدد فرمائی۔

اس کے بعد ہم پر حسد کرتے ہوئے اور ہمارے خلاف بغاوت کرتے ہوئے قریش ہم

پر چھٹ پڑے

لیکن! الحمد للہ ہم الہبیت محمدؐ ہیں تمہارے درمیان نبی اسلام کے بعد ہمارا مرتبہ وہی
جو ہارون کو موسیٰ سے تھا

ہمارا النجام جنت اور تمہارا النجام آگ ہے۔

جب بات یہاں تک پہنچی تو عمر و ابی عاص نے کہا: اے گراہ بوڑھی رک جا اپنی بات کو
ختم کر جبکہ تیری عقل نہیں ہے تھا تیری گواہی جائز نہیں۔

خاقون نے کہا: اے زانیہ کے بیٹے تو بھی بولتا ہے جبکہ تیری ماں بدکاری میں مکہ میں
سب سے مشہور عورت تھی جس کی اُجرت سب سے کم تھی تیرے بارے میں قریش کے پانچ
مردوں نے دعویٰ کیا کہ یہ ہمارا بیٹا ہے پس تیری ماں سے پوچھا گیا تو اس نے کہا یہ سب مرد
میرے پاس آئے تھے اور زنا کیا تھا۔ پس دیکھو یہ شکل و صورت میں کس شخص کے ساتھ ملتا ہے اسی
کا بیٹا سمجھو پس تیری شکل سب سے زیادہ عاص بن واٹل سے مشابہ تھی جو قریش کے حیوان ذبح
کرنے والا تھا (یعنی قصائی تھا)

مراد ان الحکم نے کہا: رک جا! اے بوڑھی! جس کام کے لئے آئی ہے وہ کام کر۔

تو اروہی نے کہا: اے نبی! آنکھوں والی عورت کے بچے تو بھی بولتا ہے خدا کی قسم تو حکم
ابن ابی العاص سے زیادہ حارث ابن کلاہ کے غلام کے بال سے زیادہ مشابہ ہے میں نے
سیدھے بالوں والے حکم کو دیکھا ہے وہ لبے قد والا تھا تم دونوں کے درمیان کوئی قرابت و رشتہ
داری نہیں سوائے اس کے جس طرح چھوٹے پیٹ والے گھوڑے کی قرابت اس گدھیا سے ہوتی
ہے جس کے ماں باپ میں سے ایک عربی ہوا اور دوسرا غیر عربی جو کچھ میں نے تجھے بتایا اس کے

بارے میں اپنی ماں سے پوچھو وہ تھے ساری بات بتائے گی۔
پھر معاویہ کی طرف متوجہ ہوئیں اور کہا: ان دونوں کو میرے خلاف بولنے کی جرأت تو نہ دی ہے اور تیری ماں نے ہمارے بیچا حضرت حمزہؑ کے قتل کے بارے میں یہ اشعار کہے تھے:

نَحْنُ جَزِينَاكُمْ بِيَوْمِ الْبَدْرِ
وَالْحَرْبِ بَعْدَ الْحَرْبِ ذَاتِ سَعْيٍ
مَا كَانَ عَنْ عَتْبَةٍ لِّيْ مِنْ صَبْرٍ
وَلَا أَخْنَى وَعْمَهُ وَبَكْرَهُ
سُكْنَى وَحْشَى غَلِيلَ صَدْرَى
فَشَكَرَ وَحْشَى عَلَى دَهْرَى
حَتَّى تَرَمَّأَ أَعْظَمُ فِي قَبْرَى

ترجمہ:

ہم نے تمہیں بدر کے دن کا پدرا دیا کیونکہ جنگ کے بعد جنگ بھڑکتی ہے میں عتبہ اور اپنے بھائی اور اس کے بیچا اور بکر کے بغیر صبر نہیں کر سکتی تھی اے وحشی میرے سینہ کے کینہ کو سکون دے پس وحشی کا شکر یہ بمحض پرہیشہ واجب ہے جب تک میری ہڈیاں قبر میں گل رہنے جائیں۔

تو میرے بچپا کی بیٹی نے تیری ماں کی بات کا جواب ان اشعار میں دیا۔

خزیت فی بدر و غیر بدر
 یا ابنة وقایع عظیم الکفر
 صبیک اللہ غدایۃ النحر
 بالهاشمین الطوال الزمر
 حمزة لیشی و علی صقری
 و نذرک الشر فشر نذر
 هتك وحشی صمیر صدری
 هتك وحشی حجای ستری
 ما للبغایا بعدها من فخر

ترجمہ:

تو بدر اور غیر بدر میں رسوآ ہوئی، اے غیبت کرنے
 والے اور کفر پر لڑنے والے کی بیٹی، خدا نے تیری صحیح
 نظر کے دن سو بیسے ہاشمیوں کے ساتھ کی جو طولانی قدر
 والے خوبصورت تھے حمزہ میر اشیر ہے اور علی میر ابا ز
 ہے اور تیری نذر ایک بڑی منت تھی تیرے وحشی نے
 میرے سینے کے شمیر کی ہٹک کی اور وحشی کی ہٹک

میرے جاپ کے پرہ نک ہے اور بدکار لوگوں کے
لئے اس کے بعد کوئی فخر نہیں۔

معاویہ، عمر بن عاصی اور مروان بن حکم کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: تم دونوں نے اس

خاتون کو مجھ پر جری کیا ہے۔

پھر کہنے لگا: اے خالہ! پنی حاجت کا قصد کرو اور پرانے قصے چھوڑو۔

وہ کہنے لگیں: کیا تو مجھے دو ہزار دینار، دو ہزار دینار دو ہزار دینار دے گا؟

معاویہ نے پوچھا: دو ہزار دینار کیا کرے گی؟

کہا: میں ایک چشمہ زم زمیں میں خریدوں گی جو ہمارث اہن عبدالمطلب کے غریب

لوگوں کے لئے ہوگا۔

معاویہ نے پوچھا: دوسرے دو ہزار سے کیا کرے گی؟

کہنے لگیں: ہمارث اہن عبدالمطلب کی اولاد کی ان کے ہم پلہ اولاد سے شادیاں کروں

گی۔

معاویہ نے کہا تیرے دو ہزار سے کیا کرے گی؟

کہا: ان سے اپنے آٹرے وقت میں مددوں گی اور جج کروں گی۔

معاویہ نے کہا یہ سب کچھ میں تمہیں دیتا ہوں لیکن خدا کی قسم اگر علی (تیرے چپا کے بیٹے) زندہ ہوتے تو وہ تجھے اتنا نہ دیتے۔

کہنے لگیں: تو نے سچ کہا ہے علی نے اللہ کے لئے امانت کی حفاظت کی ہے لیکن تو نے امانت کو ضائع کیا اور اس میں خیانت کی۔

پھر کہنے لگیں: علی کا تذکرہ چھوڑ، خدا تیرے منہ کو توڑے اور تیری مصیبت کو زیادہ

کے

پھر ان کے گریہ کی صد ابند ہوئی اور وہ ابوالاسود دؤمی کے یہا شعار پڑھنے لگیں: (بعض
نے کہا کہ یہ شعار خود رومی کے ہیں)

أَلَا يَا عَيْنَ وَيَحْكُمْ أَسْعِدِينَا
أَلَا فَابْكُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَا
رَزِّيْنَا خَيْرٌ مِّنْ رَكْبِ الْمَطَافِيَا
وَ جَرِيْهَا، مِنْ رَكْبِ السَّفَيْنِا
وَ مِنْ لِسْنِ النَّعَالِ، وَ مِنْ حَذَاهَا
وَ مِنْ قَرَأَ الْمَثَانِيِّ وَ الْمَبَيِّنَا
إِذَا اسْتَقْبَلَتْ وَجْهَ أَبِي حَسِينِ
رَأَيْتَ الْبَدْرَ رَأَيْتَ النَّاظِرِيْنَا
أَلَا أَبْلَغَ مَعَاوِيَةَ بَنَ حَرْبَ
فَلَا قَرَّتْ عَيْنُ أَجْمَعِيْنَا
نَعِيَ بَعْدَ النَّبِيِّ فَدَتَهُ نَفْسِي
أَبُو حَسَنْ وَ خَيْرُ الصَّالِحِيْنَا
كَانَ النَّاسُ إِذَا فَقَدُوا عَلَيْا

ناعمر ضلٰ فی بلدِ عزینا
 فلا والله لا انسی علیاً
 وَ حُسْنَ صَلَاتِهِ فِي الرَّاكِعِينَ
 لَقَدْ عَلِمَتْ قَرِيشٌ حِيثُ كَانَتْ
 بَأْنَاتْ خَيْرِهِمْ حَسْبًا وَ دِينًا

ترجمہ

اے آنکھ تجھے والے ہو ہم سے تعاون کر اور امیر المؤمنین پر گریہ کر ہم اس کی مصیبت میں بنتا ہوئے جو ان لوگوں میں سے سب سے زیادہ بہترین سواریوں پر سوار ہوئے اور جو کشتیوں پر سوار ہوئے اور جس نے جوتا پہنا اور غلیں پہنی اور جس نے جو پڑھی اور سیئین پڑھی، جب میں حسین کے باپ کے سامنے آئی تو میں نے واضح طور پر چودھویں کے چاند کو دیکھا خبردار حرب کے بیٹے معادو یہ کو بتا دی جو ہمیں شہادت کرے کبھی وہ خوش نہ ہو کیا احترام والے مہینے میں تم نے ہمیں مصیبت میں بنتا کیا اس شخص کی مصیبت جو تمام لوگوں سے افضل ہے پیغمبر کے بعد اس پر میری جان قربان ہو ہمیں ابو الحسن جو تمام

چهل حدیث فضائل حضرت علیؓ اور دیپے حکایات

صالحین سے افضل ہے کی موت کی خبر میں علیؓ کے جانے
کے بعد لوگ گویا چوپائے ہیں جو مگر اہی کی حالت میں
شہر میں متفرق طور پر پھر رہے ہیں۔ خدا کی قسم امیں
علیؓ کو نہیں بھولوں گی اور علیؓ کی نماز کے حسن کو نہیں بھول
سکتی قریش جہاں بھی ہوں وہ جانتے ہیں کہ تو حسب
ونب کے لحاظ سے اور دین کے لحاظ سے ان سب
سے بہتر ہے۔

راوی کہتا ہے کہ معادیہ روئے نگاہ اور کہنے لگا: جس طرح اے خالق تو نے کہا: خدا کی قسم

علیؓ ایسے ہی تھے اور پھر جواروی نے ماں گھاٹاں کو حکم دے دیا۔ (۱)

گیارہویں حکایت

محمد ابن سلیمان نے ابی سے جس نے پہلے صحابہ کو دیکھا تھا کہتا ہے میں نے زربن
جیش سے سنا جب علیؓ شہید ہوئے، خبر دینے والا مدینہ آیا، پورا شہر آہ و فقاں اور زاری کرنے لگا
جس طرح پیغمبر کی وفات کے دن گردیہ ہوا تھا، تمام لوگ بھاگتے ہوئے ام المومنین کے دروازے
پڑائے۔ لیکن انہوں نے دیکھا کہ ام المومنین تک یہ خبر پہنچ چکی ہے لوگ وہاں سے لٹکے جب
دوسرادن ہوا تو انہوں نے کہا ام المومنین عائشہ پیغمبر کی قبر پر جانے والی ہیں لوگ دوڑ کر آئے دام

(۱) بلاغات النساء ص ۲۷۲ بمحارج ص ۱۱۸

چهل حدیث فضائل حضرت علیؓ اور پیغمبر ﷺ کی حکایات

المومنین عائشہ بہت زیادہ گریہ و بکا کی وجہ سے بولنے پر قادر نہیں اور نہ جواب دے رہی تھی لوگوں نے ان کے گرد گھیرا اڑالا ہوا تھا حتیٰ کہ پیغمبر اکرم ﷺ کے دروازے پر پہنچ گئیں اور چوکٹ کے دونوں بازوں کو پکڑ کر نہادی "السلام عليك" یا سید الانبیاء السلام عليك یا سید الشفعاء السلام عليك" (یعنی) آپ پر سلام ہوا۔ وہ ذات جوان تمام لوگوں سے افضل ہے جنہوں نے قیص اور ردا پہنچی اور ان تمام افراد سے زیادہ عزت والے ہیں جنہوں نے تعظیں پہنچی تم پر سلام اور تمہارے دونوں صحابیوں ابو بکر و عمر پر۔

خدا کی قسم! میں آپ کو اس کی شہادت کی خبر دینے آئی ہوں جو تمام مخلوقات سے زیادہ تمہیاً آپ کو محبوب تھے اور اس کے لئے روسی ہوں جو تمام افراد سے زیادہ آپ کے قریب تھے، خدا کی قسم آپ کے چچا کا وہ بیٹا قتل کیا گیا جس کی فضیلت نہیں بھلانی جائے گی۔ خدا کی قسم! تیرا جسیب مرتفعی قتل کیا گیا۔

خدا کی قسم! وہ قتل کیا گیا جس سے آپ نے سیدۃ النساء فاطمہ کی تزویج کی تھی، آپ کی قبریت ہو اور آپ دیکھیں کہ میں بہت زیادہ غم کے آنسو پہنچا رہی ہوں، حیرانی کے عالم میں گریہ کر رہی ہوں۔

پھر ان لله وانا اليه راجعون پڑھا پھر حکم دیا کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان پرده لگایا جائے پھر کہنا: لوگوں تھیں کیا ہو گیا ہے تم کیوں جمع ہوئے ہو تو تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ لوگوں نے کہا: اے ام المومنین آپ علی ابن الی طالب علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتی ہیں؟ وہ کہنے لگیں: اگر میں علیؓ کے بارے میں کہوں تو یہ کہوں گی:

خدا کی قسم! وہ تمام اوصیاء کے سید و سردار تھے،

خاتم الانبیاء کے چچا تھے،

سب سے زیادہ متقد تھے،
 پھنے ہوئے لوگوں کے امام تھے،
 بقول زہرا کے شوہر تھے،
 شمنوں پر اللہ کی کھنچی ہوئی نوار تھے،
 نیک لوگوں کے امیر تھے،
 کافروں کے قاتل،
 عشرہ مبشرہ والے دس افراد میں سے تھے جن کو پیغمبر نے جنت بھارت دی تھی،
 تم سب سے پہلے سے جہاد اور کوشش کرنے والے تھے،
 ہمیشہ میدار ہنے والے تھے،
 فکر کا معدن تھے،
 دین کو نظبوط کرنے والے تھے،
 مونوں کے مولا تھے،
 انزع البطین تھے،
 عاقل اور صاحب وقار تھے،
 دین خدا میں قوی اور اللہ کے امر کے ساتھ قیام کرنے والے تھے۔
 اے لوگوں! میں علی کی راست کی عبادت اور مناجات کو بصرہ کے میدانِ جنگ میں دیکھ چکی ہوں۔

زراب بن حیث کہتا ہے پھر اپنے آپ کو پیغمبر کی قبر پر گرا ایا اور رورہی تھیں اور کہہ رہی تھیں:
 اب نبی پدایت میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

خدا کی قسم قیامت میں تیرا جھنڈا الٹا نہ والاقل ہو گیا۔

پھر لوگوں کی طرف دیکھا جو رور ہے تھے۔

آپ نے کہا: لوگو! اگر یہ کرو آج گریہ کرنا اچھا ہے،

آج محمد ﷺ اور قاطمہ زہر اللہ علیہ السلام نے وفات پائی ہے۔

پھر دیکھا کہ لوگ گریہ کر رہے ہیں تو سرداہ بھری اور خود کو پیغمبر کی قبر مطہر پر گردایا۔

پس خدا کی قسم! میں نے پختہ گمان کیا کہ ام المؤمنین عائشہ وفات پا گئیں ہیں۔ قریش

کی عورتوں نے اٹھا کر گھر پہنچایا جبکہ وہ کہہ رہی تھیں:

اشعار:

عجبت لقومٍ يسألونِي عنِ الذى

فضائله مشهورة في المشاهد

فجدد حزني و استهلت مدامعى

لوجهك يا من يرجي للشدائد

ترجمہ:

مجھے تعجب ہے اس قوم پر جو مجھ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھتے ہیں جس کے فضائل ہر مشاہد کی جگہ مشہور ہیں۔ میرا غم تازہ ہوا اور میرے آنسو بہنے لگے تیرے لئے اے وہ جس کی سختیوں میں امید کی جاتی ہے۔ (۱)

(۱) اثنا عشریہ فی المواقع العدیہ ص ۲۱۹

بارہویں حکایت

ابراہیم ابن مہوان کہتا ہے کوفہ میں ایک فامی ہمارا ہمسایہ تھا جس کی لینیت ابو جعفر تھی، لیکن دین میں اچھا تھا، جب کوئی سید اس کے پاس آتا تو جو کچھ وہ مانگتا یہ دیتا تھا، اگر سید کے پاس رقم ہوتی (یعنی واپس کرنے آتا) تو لے لیتا ورنہ اپنے غلام سے کہتا کہ لکھویہ چیز علیؓ نے لی ہے۔ کچھ عرصہ (اس کا یہی طریقہ) رہا یہاں تک کہ وہ غریب ہو گیا اور اپنے گھر میں بیٹھ گیا، اپنی کتاب میں دیکھتا، جس کا اوصار ہوتا اگر وہ مقروض زندہ ہوتا تو کسی کو بھیج کر وصول کرتا اور اگر مقروض مرچکا ہوتا تو اس کے نام پر لکھ را دیتا۔

ایک دن وہ اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھا تھا اور کتاب دیکھ رہا تھا کہ وہاں سے ایک ناصی (دشمن الہمیت) گزرا ماق اڑاتے ہوئے کہنے لگا تیرے سب سے بڑے مقروض (یعنی علیؓ) نے تیرے سا تھوڑا کیا کیا؟

اس بات سے وہ فامی مغموم ہوا۔ جب رات ہوئی تو خواب میں حضور اکرم ﷺ کو دیکھا، امام حسن عسکریؑ اور امام حسین علیہما السلام سامنے چل رہے تھے حضور ﷺ نے (حسین شریفین علیہما السلام سے) پوچھا: تمہارا باب کہاں ہے؟

امیر المؤمنین نے جواب دیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے تم اس مرد کا حق نہیں دیتے؟

عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس کا دنیا میں جو حق ہے وہ میں لے آیا ہوں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اسے دے دو۔

مولانے ایک اونی تھیلا مجھے دیا اور فرمایا: یہ ہمارا حق ہے۔

پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے لے اور علی کی اولاد جو آئے اور جس چیز کا مطالبہ کرے اسے خالی نہ پہنانا، جا آج کے بعد تو غریب نہ ہوگا۔ میں بیدار ہو اور تھیلا میرے ہاتھوں میں تھا۔

پس میں نے اپنی بیوی کو آواز دی کہ کیا بیدار ہے یا نیند میں ہے کہنے لگی بیدار ہوں۔

میں نے کہا: چرا غجالا اس نے چرا غجالا، میں نے اسے تھیلا دیا، اس نے دیکھا اس میں ہزار دینار تھے۔ بیوی کہنے لگی: اے مرد خدا! خوف کر کہیں ایسا تو نہیں کہ تو نے غربت کی وجہ سے کسی تاجر کو دھوکا دے کر یہاں اس سے لیا ہو۔

میں نے کہا: خدا کی قسم ایسا نہیں ہے اس کا قصہ یہ ہے (پورا واقعہ سنایا) اس نے قرض والی کتاب منگوا کر دیکھی تو اس میں کم یا زیادہ جو کچھ حضرت علی کے نام پر لکھا ہوا تھا وہ لکھائی موجود نہیں تھی۔ (۱)

تیرھویں حکایت

سعید ابن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس قریش کے ایک گروہ کے پاس سے گزرے، ابن عباس اس وقت ناپینا ہو چکے تھے، ان کا بیٹا ان کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔ ابن عباس نے قریش کے افراد کی آواز سی تو رک گئے اور سلام کیا۔ وہ لوگ بھی رک گئے اور سلام کا جواب دیا۔ پھر ابن

(۱) فضائل ابن شاذ ان ص ۹۵ روضۃ الفضائل ص ۱۱۹

عباس چل پڑے۔

بیٹے نے پوچھا: جو کچھ انہوں نے کہا آپ نے سنا؟

انہوں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کیا کہا؟

بیٹے نے بتایا قریش نے علی پر سب و شتم کیا اور ناصر اکھا۔

ابن عباس نے کہا مجھے ان کے پاس واپس لے چلو۔

بیٹا لے آیا تو ابن عباس نے قریش کے ان افراد سے پوچھا: تم میں سے کون ہے جو خدا

پر سب و شتم کرے۔

انہوں نے ابن عباس سے کہا: جو خدا پر سب و شتم کرے وہ کافر ہے۔

ابن عباس نے پوچھا: تم میں سے کون ہے جو پیغمبر پر سب و شتم کرے؟

سب نے کہا: جو پیغمبر پر سب و شتم کرے وہ مشرک ہو جاتا ہے۔

پھر ابن عباس نے پوچھا: تم میں سے کس نے علی پر سب و شتم کیا ہے؟

انہوں نے کہا: ہم نے علی کے بارے میں ناصر اکھا ہے۔

ابن عباس نے کہا: میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں اور خدا گواہ ہے کہ میں نے رسول

خدا علیؑ کو یہ کہتے ہوئے سنائے کہ جو علیؑ کو سب و شتم کرے وہ مجھے سب و شتم کرتا ہے اور جو

مجھے سب و شتم کرے وہ خدا کو سب و شتم کرتا ہے اور جو خدا کو سب و شتم کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

پھر ابن عباس اپنے بیٹے کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میرے ماں باپ تم پر فدا

ہوں ان کے بارے میں کہو۔

نَظَرُوا إِلَى بَاعِينَ مُحَمَّدَةَ

نَظَرُ التَّيُوسِ إِلَى شَفَارَ الْجَازِرِ

ترجمہ:

انہوں نے میری طرف سرخ آنکھوں سے دیکھا جس
طرح جنگلی بکرا ذبح کرنے والے کو دیکھتا ہے اور کہو
میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

بیٹے نے کہا:

خزر الحواجب خاضعی اعتمادهم
نظر النذیل إلى العزیز القاهر

ترجمہ:

آنکھوں کی تنگی اور ابرو کی تنگی جبکہ ون کی گردئیں جھکی ہوئیں تھیں اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے
ذلیل انسان غالباً اور قاہر کو دیکھتا ہے۔

ابن عباس نے کہا: میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں اور شعر کہو
بیٹے نے کہا: اس کے علاوہ میرے پاس نہیں ہے۔
تو خود ابن عباس نے یہ اشعار کہے:

سَبُوا إِلَهٍ وَ كَذُبُوا بِمُحَمَّدٍ
وَ وَصْيَهُ الزَّاكِي التَّقِيُ الطَّاهِرُ
هُمْ تِسْعَةٌ لَعْنُوا جَمِيعاً كُلَّهُمْ
وَ اللَّهُ مَلِحْقُهُمْ غَدَأً بِالْعَاشِرِ

أحياوهم عار على موتاهم

والميتون فضيحة الغابر

ترجمہ:

انہوں نے خدا پر سب کیا اور محمد ﷺ کی مکنذیب کی
اے اس کے وصی جو پاک مقنی اور طاہر ہیں ان کی بھی
مکنذیب کی یہ تو ہیں ان سب پر لعنت ہوئی خدا کل ان
کو دسویں کے ساتھ ملخت کرے گا ان کے زندہ افراد
ان کے ہر دوں کے لئے عار و ننگ ہیں اور ان کے
مردے ان کے گذشتہ کے لئے رسوائی ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ یہ دس افراد تھے جب ابن عباس نے ان کی مذمت میں شعر کہا تو ایک
جلالگیا اس لئے کہا کہ یہ تو ہیں ۔ (۱)

چودھویں حکایت

قاضی ابو القاسم علی ابن المحسن ابن علی التنوھی کہتا
ہے ابو الفرج عبد الواحد ابن نصر مخزومی جو بیغا کے نام سے معروف

(۱) کفایت الطالب ص ۸۲ الغدیر ص ۲۹۹

ہے اس نے مجھے یہ حکایت لکھوائی کہتا ہے:

میں تین سو پچاس سے کچھ زیادہ سن میں صور شیر میں ابو علی محمد ابن مسلمان کے پاس تھا۔ اس کو ”مسلمان اللہ“ کہتے ہیں اس نے قرامۃ کے لشکر سے امان طلب کی اس کے پاس شہر کا قاضی ابو القاسم علی ابن ریان آیا وہ جوان، ادیب، فاضل، بڑی عظمت والا اور بڑا مال دار تھا جب وہ آیا تو رات کا وقت تھا۔ اذن مانگا جب اذن مل گیا تو داخل ہوا اور کہا: اے امیر! رات کو ایک واقع ہوا ہے اس جیسا واقعہ پہلے کہی نہیں ہوا، ایک اندھا لاغر مریض شخص ہر رات کی آخری تھائی میں اٹھتا ہے اور شہر کا چکر لگاتا ہے اور بلند آواز میں کہتا ہے:
 اے غاللو! اللہ کو یاد کرو، اے گنہگارو! استغفار کرو، اے معاویہ کے دشمنوں تم پر اللہ کی لعنت ہے۔

میری داییہ کی عادت ہے کہ اس کی آواز پر بیدار ہوتی تھی آج رات میری داییہ نے مجھے آکر بیدار کیا اور مجھ سے کہا کہ میں سوئی ہوئی تھی خواب میں دیکھا گویا لوگ جامع مسجد کی طرف بھاگ رہے ہیں، میں نے پوچھا: کیوں جا رہے ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ وہاں رسول خدا ﷺ آئے ہیں میں بھی مسجد کی طرف گئی، مسجد میں داخل ہوئی، میں نے پیغمبر کو نمبر پر دیکھا۔
 حضرت کے سامنے ایک شخص کھڑا ہے اور داسیں باسیں دو غلام کھڑے ہیں، لوگ سلام کر رہے ہیں حضرت جواب دے رہے ہیں حتیٰ کہ میں نے اس اندھے لاغر شخص کو دیکھا، جو شہر میں پھرتا ہے اور آوازیں لگاتا تھا کہ اے غاللو! خدا کا ذکر کرو وغیرہ وہ اندھا شخص جب آیا اس نے سلام کیا، پیغمبر نے رُخ پھیر لیا، تین مرتبہ ایسا ہوا حضرت نے منہ پھیر لیا۔

ایک شخص حضور ﷺ کے آگے کھڑا تھا، کہنے لگا: حضور ﷺ! یہ آپ کی امت میں سے ہے، بیمار ہے، قرآن حفظ کرتا ہے، آپ پر سلام کرتا ہے، آپ جواب سے کیوں محروم فرمَا

رہے ہیں؟

حضرت نے فرمایا: ابے ابو الحسن! اسیں سال سے یہ آپ اور آپ کی اولاد پر لعن کرتا ہے۔

پس سامنے کھڑا ہوا شخص متوجہ ہوا اور فرمایا: اے قبر! یہ سننا تھا کہ وہ لا غیر شخص بھاگنے کی کوشش کی

(مولانے قبر سے) کہا: اس کو تھپڑ مارو۔

قبر نے ایسا تھپڑ مارا کہ وہ منہ کے بل زمین پر گر گیا پھر میں بیدار ہو گئی پس اب میں اس کی آواز نہیں سن رہی اور یہی وقت ہوتا تھا رات جب وہ آواز دیتا تھا۔

ابوفرج کہتا ہے اے امیر کسی کو بھیج کر اس کی خبر معلوم کرتے ہیں۔ ہم نے ایک قادر کو بھیجا تا کہ اس کی خبر نہیں آ کر بتائے قاصد نے بتایا کہ اس اندر ہے شخص کی بیوی نے کہا ہے کہ اسکی گدی (پس گردن) میں سخت چوٹ لگی ہے جس کی وجہ سے وہ چکر لگانے اور آواز لگانے نہیں گیا۔

میں نے ابو علی ستامن سے کہا: اے امیر یہ نشانی ہے اس کا مشاہدہ کرنا واجب ہے۔

ہم سورا ہوئے، تھوڑی سی رات باقی تھی، اسی مریض کے گھر گئے، ہم نے اس کو منہ کے بل سویا ہوا پایا، اس کی آواز بیل کے بولے جیسی آرہی تھی، ہم نے اس کی بیوی سے پوچھا: اے کیا ہوا ہے؟

اس نے کہا: اس کی گردن کے پیچے چوٹ لگی ہے اور گردن کی طرف اشتمله کیا اور کہا کہ پہلے ایک سور کے دانے کے برابر زخم تھا، پھر بڑھ گیا اور سونج کر پھٹ گیا ہے اور یہ جیسا کہ تم مشاہدہ کر رہے ہو اب بیل کے جیسی آواز دے رہا ہے۔

ہم اس کو چھوڑ کر واپس آگئے، جب صبح ہوئی تو وہ مر گیا، صور (قصبه) کے لوگ اس کے

جنازے اور تعظیم کے لئے گئے۔

ابو الفرج کہتا ہے کہ جب میں تین سوا سو سو ہجری موصل میں گیا تو عضد الدولہ کے خزانچی ابو نصر خورشید یزدیار کے گھر میں رہا، وہاں ہر طبقہ کے لوگ ہر روز جمع ہوتے تھے۔ میں نے ان کو یہ واقعہ سنایا۔

وہاں قاضی ابو علی تنوی، ابو القاسم حسین بن محمد جنائی، ابو اسحاق نصیبی ابن طرخان وغیرہ موجود تھے سب نے سوائے قاضی تنوی کے اس واقعہ کا انکار کیا، لیکن قاضی نے کہا: یہ ممکن ہے یہ واقعہ اور اس کی تائید و تأکید کی اور اسی جیسے اور واقعات بھی سنائے۔

پھر اس واقعہ کو تھوڑا عرصہ گزر گیا۔ پس میں ابو نصر کے گھر عادت کے مطابق گیا پھر اتفاق ہوا کہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ جب ہم بیٹھ گئے تو ایک جوان نے مجھ پر سلام کیا جس کو میں نہیں پہچانا تھا۔

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟

کہا: میں ابو القاسم ابن ریان صور شہر کا قاضی ہوں۔

میں نے اس کو بہت زیادہ تاکیدی قسمیں دیں کہ جو پچھوں میں پوچھوں سچ جج بتانا۔

اس نے کہا: ہاں سچ کہوں گا۔ میرے خیال میں آپ اس اندھے مریض کا واقعہ پوچھنا چاہتے ہیں اور اس کی عجیب موت کے بازے میں؟

میں نے کہا: ہاں وہی واقعہ!

پھر اس نے پورا واقعہ اسی طرح سنایا جس طرح میں نے سناتھا تمام لوگوں نے واقعہ

سے تجب کیا۔ (۱)

(۱) مناقب مغاریل ۳۹۲

رسہے ہیں؟

حضرت نے فرمایا: اے ابو الحسن! تین سال سے یہ آپ اور آپ کی اولاد پر لعن کرتا

ہے۔

پس سامنے کھڑا ہوا شخص متوجہ ہوا اور فرمایا: اے قنبر! یہ سننا تھا کہ وہ لا غرض بھاگنے کی

کوشش کی

(مولانے قنبر سے) کہا: اس کو تھیڑ مارو۔

قنبر نے ایسا تھیڑ مارا کہ وہ منہ کے بل زمین پر گر گیا پھر میں بیدار ہو گئی پس اب میں اس کی آواز نہیں سن رہی اور یہی وقت ہوتا تھا رات جب وہ آواز دیتا تھا۔

ابو الفرج کہتا ہے اے امیر کسی کو بھیج کر اس کی خبر معلوم کرتے ہیں۔ ہم نے ایک قاصد کو بھیجا تاکہ اس کی خبر میں آ کر بتائے قاصد نے بتایا کہ اس اندر ہے شخص کی بیوی نے کہا ہے کہ اسکی گدی (پس گردن) میں سخت چوٹ لگی ہے جس کی وجہ سے وہ چکر لگانے اور آواز لگانے نہیں گیا۔ میں نے ابو علی ستامن سے کہا: اے امیر یہ نہیں ہے اس کا مشاہدہ کرنا واجب ہے۔

ہم سوار ہوئے، تھوڑی سی رات باقی تھی، اسی مریض کے گھر گئے، ہم نے اس کو منہ کے بل سویا ہوا پایا، اس کی آواز بیل کے بولنے جیسی آرہتی تھی، ہم نے اس کی بیوی سے پوچھا: اے کیا ہوا ہے؟

اس نے کہا: اس کی گردن کے پیچھے چوٹ لگی ہے اور گردن کی طرف اشکرہ کیا اور کہا کہ پہلے ایک سور کے ذانے کے برادرزم تھا، پھر بڑھ گیا اور سوچ کر پھٹ آگیا ہے اور یہ جیسا کہم مشاہدہ کر رہے ہوا بیل کے جیسی آواز دے رہا ہے۔

ہم اس کو چھوڑ کر واپس آگئے، جب صبح ہوئی تو وہ مر گیا، صور (قصہ) کے لوگ اس کے

چهل حدیث فضائل حضرت علیؓ اور دلچسپ حکایات

جہازے اور تعظیم کے لئے گئے۔

ابوالفرج کہتا ہے کہ جب میں تین سو اڑستھ بھری موصل میں گیا تو عصداً الدولہ کے خزانی بیچ ابوالنصر خورشید یزدیار کے گھر میں رہا، وہاں ہر طبقہ کے لوگ ہر روز جمع ہوتے تھے۔ میں نے ان کو یہ واقعہ سنایا۔

وہاں قاضی ابوعلیٰ تنوی، ابوالقاسم حسین بن محمد جنائی، ابوالسحاق نصیبی ابن طرخان وغیرہ موجود تھے سب نے سوائے قاضی تنوی کے اس واقعہ کا انکار کیا، لیکن قاضی نے کہا: یہ ممکن ہے یہ واقعہ اور اس کی تائید کیا کی اور اسی جیسے اور واقعات بھی سنائے۔

پھر اس واقعہ کو تھوڑا اعرضہ گزر گیا۔ پس میں ابوالنصر کے گھر عادت کے مطابق گیا پھر اتفاق ہوا کہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ جب ہم بیٹھ گئے تو ایک جوان نے مجھ پر سلام کیا جس کو میں نہیں پہچانتا تھا۔

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟

کہا: میں ابوالقاسم ابن ریان صورشہ کا قاضی ہوں

میں نے اس کو بہت زیادہ تاکیدی قسمیں دیں کہ جو کچھ میں پوچھوں مجھ پر جو باتا۔

اس نے کہا: ہاں مج کہوں گا۔ میرے خیال میں آپ اس اندھے مریض کا واقعہ پوچھنا

چاہتے ہیں اور اس کی عجیب موت کے بازے میں؟

میں نے کہا: ہاں وہی واقعہ!

پھر اس نے پورا واقعہ اسی طرح سنایا جس طرح میں نے سناتھا تمام لوگوں نے واقعہ

سے تجھب کیا۔ (۱)

(۱) مسابق معاذلی ۳۹۲

ان اصحاب رسول اکرم ﷺ کے نام جن سے یہ احادیث
روایت کی گئی ہیں:

(۱) حضرت ابو بکر

(۲) حضرت عمر

(۳) حضرت عثمان

(۴) حضرت علیؑ

(۵) سعد ابن ابی وقاص اور ام سلمہ

(۶) عبد الرحمن بن عوف .

(۷) حضرت عبد اللہ بن مسعود

(۸) حضرت ابن عباس

(۹) حضرت امام حسن بن علیؑ

(۱۰) حضرت امام حسین بن علیؑ

(۱۱) حضرت فاطمۃ الکبری بنت الحسین علیہما السلام

(۱۲) حضرت سلمان فارسی

(۱۴) حضرت ابوذرؓ

(۱۵) حضرت عمار بن یاسرؓ

(۱۶) حضرت جابرؓ

(۱۷) عمران ابن حصین

(۱۸) ابو موسیٰ الشعرا

(۱۹) ابو ہریرہ

(۲۰) معاذ بن جبل

(۲۱) انس بن مالک

(۲۲) ابو مامہ البالبی

(۲۳) ابو سعید الخدرا

(۲۴) معقل بن یسار

(۲۵) حذیفہ بن الیمان

(۲۶) کعب بن عجزۃ

(۲۷) سلمہ بن الأکوع

(۲۸) انس بن مالک

(۲۹) اسعد بن زرارہ

(۳۰) حضرت ابوایوب انصاریؓ

(۳۱) ثوبان

(۳۲) معاوہ بن حیدہ

(۳۳) ابویلیل الغفاری

(۳۴) ابوالحمراء

(۳۵) البراء بن عازب

(۳۶) الصلصال بن الدلهمس

(۳۷) عمر بن شاس

(۳۸) هبل بن ابی خیثہ

(۳۹) عبد اللہ بن عمر

(۴۰) حضرت ام سلمہؓ

مذکورہ احادیث کو نقل کرنے والے چالیس

بزرگ علماء کرام

- (۱) محمد بن عبدالکریم بن عبد الواحد بن محمد بن احمد الطالقانی ، أبو الفتح
- (۲) محمود بن محمد بن عبد الجبار المذکر الهرمزد یاری السروی ثم الجرجانی
- (۳) سعد بن سعید بن مسعود البزار الحنیفی أبو الفتوح
- (۴) زید بن علی بن منصور بن علی الراؤندی الادیب ، أبو العلاء
- (۵) سعید بن محمد بن أبي بکر الحمامی ، أبو النجیب
- (۶) الحسن بن أبي الطیب العباس بن علی بن الحسر الرستمی ، أبو عبدالله
- (۷) احمد بن الحسین بن بابا الأدونی

- (۸) علی بن القاسم بن الرضا العلوی الحسنی، أبوالحسین
- (۹) شمس الشرف بن علی بن عبیدالله الحسینی السلیقی،
أبو محمد
- (۱۰) یحییٰ بن طاہر بن الحسین المؤدب السمان ، أبو سعد
- (۱۱) تیمان بن حیدر بن الحسن بن أبي عدی الکاتب، أبو علی
- (۱۲) عبدالله بن علی بن عبدالله المقری الطامذی، أبو محمد
- (۱۳) محمد بن حامد بن أبي قاسم الحسنی، أبو تراب
- (۱۴) المرتضی بن الداعی بن القاسم الحسنی، أبو تراب
- (۱۵) عمر بن احمد بن منصور الصفار النیشاپوری ابو حفص
- (۱۶) سهل بن عبد الرحمن بن محمد السراج النیشاپوری
الزاهد أبو محمد
- (۱۷) محمد بن الهیثمین محمد، أبو سعد
- (۱۸) المجتبی بن الداعی بن القاسم الحسنی، أبو حرب
- (۱۹) عبدالکریم بن اسحاق بن سہلویہ، أبو زرعة
- (۲۰) جعفر إسحاق بن الحسن بن أبي طالب بن حربوبیہ المعلم ،

أبوالفضل

- (۲۱) محمد بن حمودة بن محمد الجوني الصوفى، أبو عبدالله
- (۲۲) على بن الحسن بن على
- (۲۳) الحسن بن على بن أبي طالب الفرزادى هموسة، أبو على
- (۲۴) شرف بن عبدالمطلب بن جعفر الحسينى الافطسى
الاصبهانى، أبو على
- (۲۵) محمد بن أحمد بن عبد الله المستوفى الاصبهانى، أبو
شکر
- (۲۶) عبدالرحمن بن عبد الله بن عبد الرحمن بن محمد
الخميري البصیری، أبوالفتوح
- (۲۷) مبشر بن احمد بن محمود الصحاف، أبوالفتوح
- (۲۸) أحمد بن عبد الوهاب بن الحسن بن الحسن الصراف
البردينى، أبوالفتوح
- (۲۹) مسعود بن على بن منصور الأديب، أبو محسان
- (۳۰) زيد بن الحسن بن محمد البیهقی، أبو الحسین

(۳۱) الحسن بن محمد بن أحمد الاستر آبادی، عماد الدین

ابو محمد

(۳۲) عبیدالله بن الحسن بن الحسین بن بابویہ، ابو القاسم

(۳۳) محمد بن عبد الرحمن بن عبد الله بن الحسن مخاطرة الساوی، ابو حاتم

(۳۴) علی بن احمد بن محمد اللباد، أبو الحسن

(۳۵) اسماعیل بن علی بن الحسین الحمامی، ابو القاسم

(۳۶) محمد بن احمد بن محمد بن عمر الباغیان الاصبهانی،
ابوبکر

(۳۷) محمد بن رجاء بن ابراهیم بن عمر بن یونس الاصبهانی،
ابو الحسن

(۳۸) عبد الرحیم بن المظفر بن عبد الرحیم الحمدونی،
ابو منصور

(۳۹) القاسم بن الفضل بن عبد الواحد الصیدلانی، ابو المظہر

(۴۰) لاحق بن الحبیب بن محمد بن علی الصیدلانی، ابو غالب

مدارس کے طلاب کرام کے لئے اطلاع



نمبر ۱۴

مدارس میں پڑھائی جانے والی تمام کتب اور کمی اشاعت جامعہ علمیہ ڈیفس کراچی کی جانب سے گذشتہ چند سال سے جاری و ساری ہے ہماری حتی الامکان کوشش ہے کہ طلاب کرام کو کم سے کم ہدیہ میں درسی کتب مہیا کی جائیں۔ درسی کتب کے حصول کے حصول کے لئے درج ذیل پتہ جات سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

۱ جامعہ علمیہ ڈیفس سوسائٹی فیزیم - کراچی

فون نمبر 021-5888275

۲ رحمت اللہ پک اچھنسی - کاغذی بازار بالمقابل بڑا

امام پارگاہ میٹھا در کراچی

فون نمبر: 2440803, 2431577